وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَ
يَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝6 وَ
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ
عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ
اِنَّكُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ
هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝7 وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰۤى اُمَّةٍ
مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا
عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝8 وَلَئِنْ اَذَقْنَا
الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَيَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ۝9
وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ
السَّيِّاٰتُ عَنِّيْ ؕ اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۝10 اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝11
فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ
صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ
مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝12

ع 8 1

(6) زمین پر چلنے والی ہر مخلوق کی روزی اللہ تعالی نے اپنے فضل و احسان سے اپنے ذمے لی ہے۔ وہ زمین میں اس کے رہنے کی جگہ کو بھی جانتا ہے اور اس جگہ کو بھی جانتا ہے جس میں اسے مرنا ہے۔ زمین پر چلنے والے تمام جاندار، ان کا رزق، ان کے رہنے کی جگہیں اور ان کی موت کی جگہیں واضح کتاب، یعنی لوحِ محفوظ میں درج ہیں۔

(7) اللہ تعالی ہی وہ پاک ذات ہے جس نے اتنے عظیم آسمان و زمین اور ان میں موجود ہر چیز چھ دنوں میں پیدا کی اور ان کی تخلیق سے پہلے اس کا عرش پانی پر تھا۔ اے لوگو! اس نے یہ سب تمھیں آزمانے کے لیے بنایا کہ تم میں کون اللہ کی رضا والے اچھے کام کرتا ہے اور کون ایسے برے عمل کرتا ہے جو اسے ناراض کرتے ہیں، پھر وہ ہر ایک کو ایسا بدلہ دے گا جس کا وہ حقدار ہوگا۔ اے رسول (ﷺ)! اگر آپ ان سے کہیں کہ اے لوگو! تم موت کے بعد اٹھائے جاؤ گے تاکہ تمھارا محاسبہ ہو تو جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کا انکار کیا، وہ ضرور کہیں گے: یہ جو قرآن آپ پڑھتے ہیں، یہ سراسر کھلا جادو اور بالکل باطل ہے۔

(8) اگر ہم دنیا میں مشرکوں سے وہ عذاب جس کے وہ حقدار ہیں کچھ دنوں کے لیے ٹال دیں تو وہ ٹھٹھا اور مذاق کرتے ہوئے اور عذاب کی جلدی مچاتے ہوئے کہیں گے: اب کون سی چیز ہم سے عذاب روکے ہوئے ہے؟ خبردار! بلاشبہ جس عذاب کے وہ حقدار قرار پائے ہیں، اس کے آنے کا وقت اللہ تعالی کے ہاں مقرر ہے اور جس دن وہ عذاب ان پر آ گیا، تو انھیں کوئی ایسا نہیں ملے گا جو ان سے اس کو ٹال سکے بلکہ وہ ان پر واقع ہو کر رہے گا اور ہنسی مذاق میں جس عذاب کی انھوں نے جلدی مچا رکھی ہے، وہ انھیں گھیر لے گا۔

(9) اگر ہم انسان کو اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا کریں، جیسے صحت اور مالداری کی نعمت اور پھر اس سے وہ نعمت چھین لیں تو وہ اس نعمت کے چھن جانے پر اللہ کی رحمت سے سخت ناامید ہو کر اور اس کی نعمتوں کا انتہائی ناشکرا ہو کر اللہ تعالی کی سب نعمتوں کو بھول جاتا ہے۔

(10) اور اگر ہم اسے فقر و فاقہ اور بیماری کے بعد کھلا رزق اور صحت عطا کریں تو وہ ضرور کہے گا: مجھ سے بیماری چلی گئی اور تکلیف دور ہوگئی، مگر اس پر اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ بلاشبہ وہ اللہ تعالی کی نعمتوں پر بہت زیادہ خوشی سے اترانے والا، لوگوں پر بے حد زیادتی کرنے والا اور فخر و غرور کرنے والا ہے۔

(11) سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے مشکلات پر صبر کیا اور اللہ کی اطاعت پر ڈٹ کر اور گناہوں سے بچ کر صبر کیا، نیز نیک عمل کیے تو ان کا حال دوسرا ہوگا کہ وہ ناامید ہوتے ہیں نہ اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کرتے ہیں اور نہ لوگوں پر زیادتی کرتے ہیں۔ ان صفات والے لوگوں کے لیے ان کے رب کی طرف سے ان کے گناہوں کی بخشش ہوگی اور ان کے لیے آخرت میں بہت بڑی جزا ہے۔

(12) اے رسول (ﷺ)! آپ کو ان کے کفر، دشمنی اور نت نئے معجزات طلب کرنے کا جو سامنا ہے، شاید آپ اس وجہ سے ان بعض احکام کی تبلیغ ترک کر دیں جن کی تبلیغ کا اللہ تعالی نے آپ کو حکم دیا ہے اور انھیں ان پر عمل کرنا بوجھ لگتا ہے۔ ان احکام کی تبلیغ سے آپ کا سینہ اس لیے تنگ ہو جاتا ہے کہ وہ یہ نہ کہیں: اس رسول پر کوئی خزانہ کیوں نہیں اتارا گیا جو اسے کافی ہو یا اس کی تصدیق کے لیے کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا۔ آپ اس وجہ سے وحی کے کچھ حصے کو مت چھوڑیں کیونکہ آپ تو صرف ڈرانے والے ہیں۔ اللہ تعالی نے آپ کو جو پہنچانے کا حکم دیا ہے، آپ اسے پہنچاتے رہیں اور جو نت نئے معجزات کا وہ آپ سے مطالبہ کرتے ہیں، ان کو پیش کرنا آپ کی ذمہ داری نہیں۔ ہر چیز کا ذمہ دار اللہ تعالی ہے۔

فوائد: ❀ ان آیات سے اللہ تعالی کے وسیع علم کا ثبوت ملتا ہے۔ ان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انسان، حیوان وغیرہ تمام مخلوقات کی روزی کا بندوبست کرنے والا اللہ تعالی ہے۔ ❀ مخلوق کی پیدائش کا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کا امتحان لینا چاہتا ہے کہ کون اس کے احکام کی تعمیل کرتا ہے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتا ہے۔ ❀ نافرمانوں کو اللہ تعالی کی مہلت سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے، اس لیے کہ کبھی وہ انھیں اچانک پکڑ لیتا ہے اور انھیں احساس بھی نہیں ہوتا۔ ❀ تنگی اور آسانی میں انسان کی حالت کا ذکر ہے اور فرمانبردار مومن کے کردار کی تعریف کی گئی ہے کہ وہ ہر حال میں صبر و شکر سے کام لیتا ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّ
ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٣﴾
فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٤﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ
زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿١٥﴾
اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ڮ وَحَبِطَ مَا
صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰي
بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰٓى
اِمَامًا وَّرَحْمَةً ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ
الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۤ اِنَّهُ الْحَقُّ
مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٧﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنِ افْتَرٰي عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُعْرَضُوْنَ عَلٰي رَبِّهِمْ وَ
يَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَاۗءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلٰي رَبِّهِمْ ۚ اَلَا
لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَي الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٨﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾

13 بلکہ کیا مشرک کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) نے خود قرآن گھڑا ہے اور یہ اللہ کی طرف سے وحی نہیں ہے؟ اے رسول (ﷺ)! انھیں چیلنج کریں: اگر تمھارا یہ دعویٰ سچا ہے کہ قرآن خود ساختہ ہے تو تم اس قرآن جیسی دس سورتیں گھڑ کر لے آؤ۔ تم پر یہ بھی لازم نہیں کہ ان میں اس قرآن کی طرح سچائی ہو جسے تم گھڑا ہوا کہتے ہو اور اس کام کے لیے مددگار کے طور پر جسے بلا سکو، بلا لو۔

14 پھر اگر وہ قدرت نہ رکھنے کی بنا پر تمھارا مطالبہ پورا نہ کریں تو اے مومنو! تمھیں یقینی طور پر جان لینا چاہیے کہ قرآن مجید نازل کرنے والا اللہ ہی ہے جس نے اسے اپنے علم سے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیا ہے اور وہ خود ساختہ نہیں ہے۔ جان لو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ ان پختہ دلائل کے بعد کیا تم اس کے فرمانبردار بنتے ہو؟

15 جو لوگ اپنے عمل سے دنیا کی زندگی اور اس کا عارضی فائدہ چاہتے ہوں اور آخرت کے طلب گار نہ ہوں، ہم انھیں ان کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں صحت، امن اور کھلے رزق کی صورت میں عطا کر دیتے ہیں۔ ان کے کسی عمل کے بدلے میں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔

16 وہ لوگ جو اس طرح کا برا مقصد رکھتے ہوں، ان کے لیے قیامت کے دن بدلے میں صرف آگ ہوگی جس میں وہ داخل ہوں گے۔ ان کے اعمال کا ثواب ان سے گم ہو جائے گا اور ان کے اعمال ضائع جائیں گے کیونکہ وہ دنیا میں ایمان لائے ہوں گے نہ ان کی نیت صحیح ہوگی اور نہ انھوں نے ان اعمال کے بدلے میں اللہ کی رضا اور آخرت کے گھر کی چاہت کی ہوگی۔

17 اللہ تعالیٰ کے نبی محمد ﷺ جن کے پاس ان کے رب کی طرف سے واضح دلیل ہے اور ان کے پیچھے ان کے رب کی طرف سے ایک گواہ جبریل علیہ السلام بھی ہیں اور اس سے پہلے تورات بھی ان کی نبوت کی سچائی پر گواہ ہے، جو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور وہ لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ اور رحمت کا باعث رہی ہے، وہ نبی ﷺ اور ان پر ایمان لانے والے ان کافروں کی طرح کیسے ہو سکتے ہیں جو گمراہی میں بھٹک رہے ہیں؟ وہ مومن تو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اور محمد ﷺ پر بھی جن پر قرآن نازل ہوا۔ ان مذاہب والوں میں سے جو بھی ان کے ساتھ کفر کرے گا تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کا وعدہ ہے، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ قرآن اور ان کے مقررہ وقت کے بارے میں ہرگز شک میں مبتلا نہ ہوں۔ وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں، لیکن نہایت واضح اور کھلی دلیلوں اور نشانیوں کی کثرت کے باوجود اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔

18 اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ کا شریک ٹھہرا کر یا اس کی اولاد بتا کر اس پر جھوٹ باندھا۔ یہ لوگ جو اللہ پر جھوٹ گھڑتے ہیں، قیامت کے دن اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے تاکہ وہ ان سے ان کے اعمال کے متعلق پوچھے اور ان کے خلاف گواہی دینے والے فرشتے اور رسول کہیں گے: یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک اور اولاد بنا کر اللہ پر جھوٹ گھڑا۔ آگاہ رہو! اللہ پر جھوٹ گھڑ کر خود پر ظلم کرنے والوں کو اللہ نے اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے۔

19 وہ لوگ جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی سیدھی راہ سے روکتے اور اس کی سیدھی راہ میں ٹیڑھا پن تلاش کرتے ہیں تاکہ کوئی اس راہ پر نہ چلے اور وہ موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے ساتھ کفر کرتے اور اس کا انکار کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو قرآن جیسی دس سورتیں لانے کا چیلنج کیا اور ساتھ ہی ان کی بے بسی بھی ذکر کر دی کہ وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتے۔

❀ جب کافر کو دنیا میں اس کی مانگی ہوئی اور پسند کی چیزیں مل جائیں تو آخرت میں اس کے لیے جہنم کے سوا کچھ نہیں ہے۔

❀ اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے سب سے بڑے ظالم ہیں اور قیامت کے دن ان کے لیے بہت بڑا عذاب۔

أُولَٰٓئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ
مِّن دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَآءَ ۘ يُضَٰعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ ۚ مَا كَانُوا (وقف لازم)
يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ﴿٢٠﴾ أُولَٰٓئِكَ الَّذِينَ
خَسِرُوٓا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٢١﴾ لَا جَرَمَ
أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ ﴿٢٢﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا
الصَّٰلِحَٰتِ وَأَخْبَتُوٓا إِلَىٰ رَبِّهِمْ أُولَٰٓئِكَ أَصْحَٰبُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ
فِيهَا خَٰلِدُونَ ﴿٢٣﴾ مَثَلُ الْفَرِيقَيْنِ كَالْأَعْمَىٰ وَالْأَصَمِّ وَالْبَصِيرِ
وَالسَّمِيعِ ۚ هَلْ يَسْتَوِيَانِ مَثَلًا ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٢٤﴾ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا (ع 2 16 2)
نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِۦٓ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢٥﴾ أَن لَّا تَعْبُدُوٓا إِلَّا
اللَّهَ ۖ إِنِّيٓ أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ أَلِيمٍ ﴿٢٦﴾ فَقَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ
كَفَرُوا مِن قَوْمِهِۦ مَا نَرَىٰكَ إِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا وَمَا نَرَىٰكَ
اتَّبَعَكَ إِلَّا الَّذِينَ هُمْ أَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّأْيِ ۚ وَمَا نَرَىٰ
لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كَٰذِبِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ يَٰقَوْمِ أَرَءَيْتُمْ
إِن كُنتُ عَلَىٰ بَيِّنَةٍ مِّن رَّبِّي وَآتَىٰنِي رَحْمَةً مِّنْ عِندِهِۦ
فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنتُمْ لَهَا كَٰرِهُونَ ﴿٢٨﴾

(20) بیان کی گئی صفات والے لوگوں پر جب اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہوگا تو انھیں زمین میں بھاگ کر چھپنے کے لیے کوئی جگہ نہیں ملے گی اور اللہ کے سوا ان کے جو مددگار اور اتحادی ہیں، وہ بھی ان سے اللہ کا عذاب ٹال نہیں سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ سے منہ موڑنے اور دوسروں کو بھی اس سے روکنے کی وجہ سے روزِ قیامت ان کا عذاب اور بڑھا دیا جائے گا۔ وہ دنیا میں حق و ہدایت قبول کرنے کی غرض سے سننے کی قدرت نہیں رکھتے تھے اور نہ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور کرتے تھے کہ انھیں فائدہ ہو۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ حق سے شدید نفرت کرتے تھے۔

(21) مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی وہ ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ غیروں کو شریک ٹھہرا کر خود کو ہلاکت کی وادی میں ڈالا اور اپنا نقصان کرلیا اور جو شریک اور سفارشی انھوں نے گھڑ رکھے تھے، وہ سب ان سے غائب ہو گئے۔

(22) بے شک یہی لوگ قیامت کے دن خسارہ پانے والے ہیں کیونکہ انھوں نے ایمان کے بدلے کفر، آخرت کے بدلے دنیا اور رحمت کے بدلے عذاب کا انتخاب کیا۔

(23) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، انھوں نے نیک عمل کیے اور اللہ ہی کے لیے جھکے اور عاجزی اختیار کی تو یہی لوگ جنت کے حقدار ہیں۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(24) دونوں گروہوں، یعنی کافروں اور مومنوں کی مثال یوں ہے جیسے کوئی شخص اندھا ہو جسے کچھ نظر نہ آتا ہو اور بہرہ ہو کہ سن بھی نہ سکتا ہو۔ سو یہ مثال کافروں کے گروہ کی ہے جو حق قبول کرنے کے لیے نہیں سنتے اور نہ فائدہ حاصل کرنے کے لیے اس میں غور و فکر کرتے ہیں۔ رہی سننے اور دیکھنے والے کی مثال، تو یہ مثال مومنوں کے گروہ کی ہے جو سنتا بھی ہے اور غور بھی کرتا ہے۔ کیا یہ دونوں گروہ حالت اور صفت میں برابر ہو سکتے ہیں؟! یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ کیا تم ان دونوں کے برابر نہ ہونے سے عبرت حاصل نہیں کرتے؟!

جب مشرکین کھل کر ایمان کے منکر ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو تسلی دی کہ وہ پہلے نبی نہیں جنھیں جھٹلایا جا رہا ہے اور اس کے لیے سابقہ انبیاء کے واقعات بیان کیے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

(25) یقیناً ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو انھوں نے ان سے کہا: اے میری قوم! میں تمھیں اللہ کے عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ تمھارے لیے اسے کھول کر بیان کرنے والا ہوں جو مجھے دے کر تمھاری طرف بھیجا گیا ہے۔

(26) میں تمھیں اکیلے اللہ کی عبادت کی طرف بلاتا ہوں، لہٰذا تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ میں تمھارے بارے میں دردناک دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

(27) تب اس کی قوم کے کافر وڈیروں اور سرداروں نے جواب دیا: ہم تیری دعوت قبول نہیں کریں گے کیونکہ تجھے ہم پر کوئی بزرگی حاصل نہیں۔ تو بھی ہماری طرح انسان ہے اور اس لیے بھی کہ ہماری رائے میں تیرے پیروکار بھی ہم میں سے نچلے طبقے کے لوگ ہیں اور اس لیے بھی قبول نہیں کریں گے کہ تم لوگوں کو مال و مرتبہ اور عزت و شرف میں بھی ہم سے کوئی ایسا اونچا مقام حاصل نہیں جو تمھیں اس قابل بنا دے کہ ہم تمھاری پیروی کریں بلکہ ہم تو تمھیں اپنے دعوئ میں جھوٹا سمجھتے ہیں۔

(28) نوح علیہ السلام نے ان سے کہا: اے میری قوم! مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے کسی دلیل پر ہوا جو میری سچائی کی گواہی دے اور تم پر میری تصدیق لازم کر دے اور میرے رب نے مجھے اپنی رحمت، یعنی نبوت و رسالت عطا کی ہو اور یہ بات تمھاری جہالت کی وجہ سے تم سے اوجھل رہے تو کیا ہم تمھیں اس پر ایمان لانے پر مجبور کر سکتے ہیں اور اسے زبردستی تمھارے دلوں میں ڈال سکتے ہیں؟! ہم اس کی قدرت نہیں رکھتے کیونکہ ایمان کی توفیق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

فوائد: ❀ کافر اپنی سننے اور دیکھنے کی قوتوں سے حقیقی فائدہ حاصل نہیں کرتا جو اس کی ایمان کی طرف راہنمائی کرے، اس لیے اس سے سننے اور دیکھنے کی قوتوں کی نفی کی گئی ہے اور مومن کی حالت اس کے برعکس ہوتی ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کا یہ طریقہ ہے کہ رسولوں کی پیروی اکثر و بیشتر فقیر اور کمزور لوگ ہی کرتے رہے ہیں، اس کی وجہ ان میں تکبر کا نہ ہونا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی مخالفت کرنے والے بیشتر وڈیرے اور سردار ہی ہیں۔ ❀ تقریباً ہر دور میں معاشرے کے مالدار اور وڈیرے تکبر میں مبتلا رہے ہیں اور اپنے سے کم تر لوگوں کو حقیر ہی سمجھتے رہے ہیں۔

وَيٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ۭ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَي اللّٰهِ وَمَآ اَنَا
بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ (29) وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ طَرَدْتُّهُمْ ۭ اَفَلَا
تَذَكَّرُوْنَ (30) وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَاۗىِٕنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ
الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّىْ مَلَكٌ وَّلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ تَزْدَرِيْٓ اَعْيُنُكُمْ
لَنْ يُّؤْتِيَهُمُ اللّٰهُ خَيْرًا ۭ اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ښ اِنِّىْٓ اِذًا
لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ (31) قَالُوْا يٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا
فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ (32) قَالَ اِنَّمَا يَاْتِيْكُمْ
بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَاۗءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ (33) وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ
اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ۭ هُوَ رَبُّكُمْ ۣ
وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (34) ۭ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ
فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْۗءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ (35) وَاُوْحِيَ اِلٰي نُوْحٍ 3 ع 11 3
اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَىِٕسْ
بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ (36) ښ وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا
وَلَا تُخَاطِبْنِيْ فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ (37)

(29) اے میری قوم! میں رسالت کی اس تبلیغ پر تم سے مال طلب نہیں کرتا ہوں۔ میرا بدلہ اللہ کے ذمے ہے۔ میں اپنی مجلس سے ان ایماندار فقیروں کو نہیں نکال سکتا جنھیں دور کرنے کا تم نے مطالبہ کیا ہے۔ بلاشبہ وہ قیامت کے دن اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور وہ انھیں ان کے ایمان کا صلہ دے گا۔ لیکن میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم لوگ اس دعوت کی حقیقت نہیں سمجھتے، اسی لیے کمزور اہلِ ایمان کو دور کرنے کا مطالبہ کرتے ہو۔

(30) اے میری قوم کے لوگو! اگر میں نے ان مومنوں کو بغیر کسی گناہ کے، ظلم کرتے ہوئے اپنے پاس سے نکال دیا تو مجھ سے اللہ کا عذاب کون ٹالے گا؟ کیا تم سمجھتے نہیں اور اس چیز کو اختیار کرنے کی کوشش نہیں کرتے جو تمھارے لیے زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہے؟

(31) اے میری قوم! میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے رزق کے خزانے ہیں، اگر تم ایمان لاؤ تو میں وہ تم پر لٹا دوں گا۔ نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں غیب جانتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتوں میں سے ہوں بلکہ میں تمھاری طرح انسان ہوں۔ جن فقیروں کو تمھاری نگاہیں حقیر اور چھوٹا سمجھتی ہیں، میں ان کے بارے میں بھی یہ نہیں کہتا کہ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت اور توفیق نہیں دے گا۔ ان کے حالات اور ان کی نیتیں اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے۔ اگر میں ان باتوں کا دعویٰ کروں تو میرا شمار ان ظالموں میں سے ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے عذاب کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔

(32) سرداروں نے سرکشی اور تکبر سے کہا: اے نوح! تم نے ہم سے خوب بحث مباحثہ اور مناظرہ کر لیا ہے۔ اب اگر تم اپنے دعویٰ میں سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس سے ہمیں ڈرا دھمکا رہے ہو۔

(33) نوح علیہ السلام نے ان سے کہا: میں تم پر عذاب نہیں لا سکتا۔ تم پر عذاب صرف اللہ تعالیٰ ہی لائے گا اگر اس نے چاہا تو۔ اگر اس نے تمھیں عذاب دینے کا ارادہ کر لیا تو تم اس کے عذاب سے بچ نکلنے کی کوئی راہ نہ پاؤ گے۔

(34) اور میری نصیحت اور یاد دہانی تمھیں کوئی نفع نہیں دے سکتی اگر اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمھیں تمھاری دشمنی کے سبب سیدھے راستے سے گمراہ کرنے اور ہدایت سے دور رکھنے کا ہو۔ وہ تمھارا رب ہے اور وہی تمھارے معاملات کا مالک و مختار ہے۔ وہ چاہے تو تمھیں گمراہ کر دے۔ اسی اکیلے کی طرف تم قیامت کے دن لوٹائے جاؤ گے تو وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔

(35) قومِ نوح کے کفر کی وجہ یہ تھی کہ وہ سمجھتے تھے جو دین نوح علیہ السلام لائے ہیں، یہ انھوں نے خود گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اے رسول! ان سے کہو: اگر اسے میں نے گھڑا ہے تو اس گناہ کا عذاب مجھ اکیلے پر پڑے گا اور میں تمھارے جھٹلانے کے گناہ کا ذرا بھی بوجھ نہیں اٹھاؤں گا۔ میں اس سے بری ہوں۔

(36) اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی: اے نوح! تیری قوم کا کوئی فرد ایمان نہیں لائے گا سوائے ان کے جو پہلے ایمان لا چکے ہیں، لہٰذا اے نوح! اتنے لمبے عرصے تک ان کے جھٹلانے اور ٹھٹھا مذاق کرنے کی وجہ سے غم نہ کر۔

(37) اور ہماری حفاظت و نگرانی میں ایک کشتی بنا۔ ہم نے تجھے بذریعہ وحی کشتی بنانے کی جو تعلیم دی ہے، اس کی روشنی میں اسے تیار کرنا۔ جن لوگوں نے کفر کر کے خود پر ظلم کیا ہے، انھیں مہلت دینے کے بارے میں مجھ سے کوئی بات نہ کرنا۔ وہ ہر صورت میں طوفان میں غرق ہوں گے۔ ان کے کفر پر ڈٹے رہنے کی یہی سزا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے کو بے لوث ہونا چاہیے اور دعوت کے صلے میں صرف اسی اکیلے سے ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔

❀ فقیر مومنوں کو اپنے سے دور کرنا حرام اور ان کی عزت و توقیر کرنا فرض ہے۔

❀ ان آیات سے معلوم ہوا کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

❀ کافروں سے بحث مباحثہ اور مناظرہ کرنا جائز ہے۔

وَيَصْنَعُ الْفُلْكَ ۖ وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ
قَالَ اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ ﴿٣٨﴾ فَسَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ
مُّقِيْمٌ ﴿٣٩﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ
كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَاَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ
وَمَنْ اٰمَنَ ؕ وَمَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِيْلٌ ﴿٤٠﴾ وَقَالَ ارْكَبُوْا فِيْهَا بِسْمِ
اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٤١﴾ وَهِيَ تَجْرِيْ
بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ ۖ وَنَادٰى نُوْحُ ۨ ابْنَهٗ وَكَانَ فِيْ
مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَلَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ سَاٰوِيْۤ
اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ؕ قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ
اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ۚ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿٤٣﴾
وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ
وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَنَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ
اَهْلِيْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٤٥﴾

قرأ حفص بفتح الميم و إمالة الراء 12

الربع

(38) نوح علیہ السلام نے اپنے رب کے حکم کی تعمیل کی اور کشتی بنانی شروع کر دی۔ قوم کے سردار اور وڈیرے جب بھی ان کے پاس سے گزرتے تو ان کا مذاق اڑاتے کیونکہ وہ ایسی سرزمین میں کشتی بنا رہے تھے جہاں پانی تھا نہ دریا۔ جب انھوں نے بار بار مذاق اڑایا تو نوح علیہ السلام نے کہا: اے سردارانِ قوم! آج جب ہم کشتی بنا رہے ہیں، تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو تو ہم بھی تمھارا اس وقت مذاق اڑائیں گے جب تم جہالت کے باعث غرق ہونے کے انجام تک پہنچو گے۔

(39) تم بہت جلد جان لو گے کہ دنیا میں کس پر ذلیل و رسوا کرنے والا عذاب آتا ہے اور قیامت کے دن کسے ہمیشہ کے لیے، کبھی نہ ختم ہونے والی سزا ملتی ہے۔

(40) اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کو جس کشتی بنانے کا حکم دیا تھا وہ اسے بنا کر فارغ ہو گئے اور قوم کی تباہی کا ہمارا حکم آ پہنچا اور انھیں طوفان کے آغاز سے آگاہ کرنے کے لیے ان کا وہ تنور ابل پڑا جس میں وہ روٹیاں پکاتے تھے، تو ہم نے نوح علیہ السلام سے کہا: زمین پر موجود تمام حیوانات کا جوڑا جوڑا، یعنی نر اور مادہ کشتی میں سوار کر لو اور اپنے اہل و عیال کو بھی سوائے ان کے جن کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے ان کے غرق ہونے کا فیصلہ ہو چکا، نیز اپنی قوم کے اہلِ ایمان کو بھی ساتھ سوار کر لو۔ اتنا لمبا عرصہ اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت دینے کے بعد بھی بہت تھوڑے لوگ ہی ان پر ایمان لائے تھے۔

(41) نوح علیہ السلام نے اپنی قوم اور اپنے اہل میں سے ایمان لانے والوں سے کہا: کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ اللہ ہی کے نام سے کشتی کا چلنا اور اسی کے نام سے اس کا رکنا ہے۔ بلاشبہ میرا رب اپنے توبہ کرنے والے بندوں کے گناہوں کو بہت زیادہ بخشنے والا اور ان پر خوب رحم کرنے والا ہے۔ مومنوں پر اس کی یہ رحمت ہی ہے کہ اس نے انھیں ہلاکت سے بچا لیا۔

(42) کشتی اپنے سوار لوگوں اور دیگر حیوانات کو لے کر پہاڑوں جیسی عظیم موجوں میں جا رہی تھی۔ نوح علیہ السلام کا کافر بیٹا اپنے والد اور قوم سے الگ جگہ پر تھا۔ نوح علیہ السلام نے شفقتِ پدری کے باعث اپنے کافر بیٹے کو بلایا، اور کہا: اے میرے بیٹے! ہمارے ساتھ کشتی میں سوار ہو جا تاکہ تو ڈوبنے سے بچ جائے اور کافروں کے ساتھ نہ جا ورنہ تو بھی ان کے ساتھ ڈوب کر ہلاک ہو جائے گا۔

(43) نوح علیہ السلام کے بیٹے نے ان سے کہا: میں کسی بلند پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا تاکہ وہ پانی کو مجھ تک پہنچنے سے روک سکے۔ نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے کہا: آج طوفان میں غرق ہونے کے عذابِ الٰہی سے کوئی نہیں بچا سکتا سوائے اللہ کے۔ وہ پاک ذات جس پر چاہے، اپنی رحمت کے ساتھ رحم فرما کر اسے غرق ہونے سے بچا لے۔ اسی وقت ایک موج نے نوح علیہ السلام اور ان کے کافر بیٹے کے درمیان جدائی ڈال دی اور ان کا بیٹا اپنے کفر کی وجہ سے طوفان میں غرق ہونے والوں میں سے ہو گیا۔

(44) طوفان ختم ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے زمین سے کہا: اے زمین! اپنے اوپر موجود طوفان کا پانی جذب کر لے اور آسمان سے کہا: اے آسمان! رک جا اور بارش بند کر دے۔ پانی کم ہو گیا حتی کہ زمین خشک ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کو ہلاک کر دیا۔ کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری اور فرما دیا گیا: کفر کر کے اللہ کی حدیں پامال کرنے والوں کے لیے ہلاکت اور پھٹکار ہے۔

(45) نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے فریاد کرتے ہوئے اسے پکارا: اے میرے رب! میرا بیٹا تو میرے اہل میں سے ہے جنھیں نجات دینے کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اور تیرا وعدہ تو ہے ہی سچا جس کے خلاف نہیں ہوتا اور تو تمام حاکموں سے زیادہ عدل کرنے والا اور سب سے بڑھ کر جاننے والا ہے۔

فوائد: ❀ مشرکین کی عادت کا تذکرہ کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے پیروکاروں سے ٹھٹھا مذاق کرنا ان کا وتیرہ رہا ہے۔

❀ لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس دستور کا بیان کہ ان کی اکثریت ایمان نہیں لائے گی۔

❀ اللہ تعالیٰ (کے عذاب) سے بچنے کے لیے صرف اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ حاصل کی جا سکتی ہے اور اللہ سبحانہ کے عذاب سے اس کے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔

قَالَ يٰنُوۡحُ اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ‌ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ‌ۖ فَلَا
تَسۡـَٔلۡنِ مَا لَـيۡسَ لَـكَ بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ اِنِّىۡۤ اَعِظُكَ اَنۡ تَكُوۡنَ مِنَ
الۡجٰهِلِيۡنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡۤ اَعُوۡذُ بِكَ اَنۡ اَسۡـَٔـلَكَ مَا لَـيۡسَ لِىۡ
بِهٖ عِلۡمٌ‌ؕ وَاِلَّا تَغۡفِرۡ لِىۡ وَتَرۡحَمۡنِىۡۤ اَكُنۡ مِّنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۴۷﴾
قِيۡلَ يٰـنُوۡحُ اهۡبِطۡ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَكٰتٍ عَلَيۡكَ وَعَلٰٓى اُمَمٍ
مِّمَّنۡ مَّعَكَ‌ؕ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمۡ ثُمَّ يَمَسُّهُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴۸﴾
تِلۡكَ مِنۡ اَنۡۢبَآءِ الۡغَيۡبِ نُوۡحِيۡهَاۤ اِلَيۡكَ‌ۚ مَا كُنۡتَ تَعۡلَمُهَاۤ اَنۡتَ
وَلَا قَوۡمُكَ مِنۡ قَبۡلِ هٰذَا‌ ۛؕ فَاصۡبِرۡ‌ ۛؕ اِنَّ الۡعَاقِبَةَ لِلۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۴۹﴾
وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمۡ هُوۡدًا‌ ؕ قَالَ يٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَـكُمۡ مِّنۡ
اِلٰهٍ غَيۡرُهٗ‌ ؕ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا مُفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوۡمِ لَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ
اَجۡرًا‌ ؕ اِنۡ اَجۡرِىَ اِلَّا عَلَى الَّذِىۡ فَطَرَنِىۡ‌ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۵۱﴾
وَيٰقَوۡمِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُرۡسِلِ السَّمَآءَ
عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا وَّيَزِدۡكُمۡ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمۡ وَلَا تَتَوَلَّوۡا
مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۵۲﴾ قَالُوۡا يٰهُوۡدُ مَا جِئۡتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحۡنُ
بِتٰرِكِىۡۤ اٰلِهَتِنَا عَنۡ قَوۡلِكَ وَمَا نَحۡنُ لَكَ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۵۳﴾

(46) اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام سے کہا: اے نوح! جس بیٹے کی نجات کی تو نے مجھ سے درخواست کی ہے، وہ تیرے ان اہل میں شامل نہیں ہے جنھیں نجات دینے کا میں نے تجھ سے وعدہ کیا تھا، کیونکہ وہ کافر ہے۔ اے نوح! تیرا یہ سوال اور درخواست نامناسب عمل ہے اور تیرے شایانِ شان نہیں، لہٰذا مجھ سے ایسا سوال نہ کرنا جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے خبردار کرتا ہوں کہ تو جاہلوں میں سے ہو کہ مجھ سے وہ مانگے جو میرے علم اور حکمت کے خلاف ہو۔

(47) نوح علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! میں اس بات سے تیری پناہ اور سہارا چاہتا ہوں کہ میں تجھ سے وہ مانگوں جس کا مجھے علم ہی نہ ہو اور اگر تو نے میرا گناہ معاف نہ کیا اور اپنی رحمت کے ذریعے سے مجھ پر رحم نہ فرمایا تو میں خسارہ پانے والے ان لوگوں میں سے ہو جاؤں گا جنھوں نے اپنی آخرت کی منزل کھوٹی کر لی۔

(48) اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام سے کہا: اے نوح! سلامتی اور امن کے ساتھ اس طرح کشتی سے زمین پر اتر جا کہ تجھ پر اللہ تعالیٰ کے بہت زیادہ انعامات اور برکتیں ہیں اور تیرے ساتھ کشتی میں سوار اہلِ ایمان کی ان اولادوں پر بھی سلامتی اور برکت ہے جو تیرے بعد آئیں گی۔ ان کی اولاد میں سے بہت سی کافر امتیں ہوں گی جنھیں ہم دنیا کی اس زندگی میں تو ضرور فائدہ پہنچائیں گے اور عیش و عشرت کا سامان مہیا کریں گے، پھر آخرت میں انھیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

(49) نوح علیہ السلام کا یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے۔ اے رسول (ﷺ)! اس وحی سے پہلے جو ہم نے آپ کی طرف کی، نہ آپ اسے جانتے تھے اور نہ آپ کی قوم کو اس کا علم تھا، چنانچہ آپ بھی اپنی قوم کے تکلیفیں پہنچانے اور ان کے جھٹلانے پر اسی طرح صبر کریں جیسے نوح علیہ السلام نے صبر کیا۔ بلاشبہ نصرت اور غلبہ انھیں ہی ملتا ہے جو اللہ کے حکموں کو مانتے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہتے ہیں۔

(50) ہم نے قوم عاد کی طرف ان کے بھائی ہود علیہ السلام کو رسول بنا کر بھیجا۔ انھوں نے ان سے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اس پاک ذات کے سوا تمھارا کوئی سچا معبود نہیں اور تم اپنے اس دعوے میں سراسر جھوٹے ہو کہ اللہ کا کوئی شریک ہے۔

(51) اے میری قوم! میں تمھیں اپنے رب کی طرف سے جو پیغام پہنچاتا ہوں اور اس کی طرف بلاتا ہوں تو اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر میرے اللہ کے ذمے ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ کیا پھر بھی تم اس کو نہیں سمجھتے اور جو دعوت میں تمھیں دے رہا ہوں، اسے قبول نہیں کرتے؟!

(52) اے میری قوم! اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگو اور اس کے حضور اپنے گناہوں سے جن میں شرک سب سے بڑا گناہ ہے، توبہ کرو، تو وہ اس توبہ و استغفار کے بدلے میں تم پر کثرت سے بارش نازل کرے گا اور تمھیں مال اور اولاد کی کثرت سے مزید عزت عطا کرے گا۔ جو دعوت میں تمھیں دے رہا ہوں، اس سے منہ نہ موڑو، ورنہ میری دعوت سے منہ موڑنے، اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور میرے لائے ہوئے پیغام کو جھٹلانے کی وجہ سے تم مجرم قرار پاؤ گے۔

(53) ان کی قوم نے کہا: اے ہود! تم ہمارے پاس کوئی واضح دلیل تو لائے نہیں کہ ہم تم پر ایمان لائیں اور محض تمھارے کھوکھلے دعوے سے ہم اپنے معبودوں کی عبادت چھوڑنے سے رہے اور نہ ہم تمھارے اس دعوے پر ایمان رکھتے ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو۔

فوائد: ❀ انبیاء علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والے کی شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے خواہ وہ (کافر) ان کے بیٹے ہی کیوں نہ ہوں۔

❀ داعی کو چاہیے کہ وہ بے لوث ہو اور لوگوں کے مال پر نظر رکھنے والا نہ ہو، اس طرح اس کی بات زیادہ مؤثر اور قبولیت کے زیادہ قریب ہوگی۔

❀ استغفار اور توبہ کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ ان دونوں سے مال و اولاد میں اضافہ ہوتا ہے اور آسمان سے بارشیں نازل ہوتی ہیں۔

إِن نَّقُولُ إِلَّا اعْتَرَاكَ بَعْضُ آلِهَتِنَا بِسُوءٍ ۗ قَالَ إِنِّي أُشْهِدُ اللَّهَ
وَاشْهَدُوا أَنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تُشْرِكُونَ ﴿٥٤﴾ مِن دُونِهِ ۖ فَكِيدُونِي جَمِيعًا
ثُمَّ لَا تُنظِرُونِ ﴿٥٥﴾ إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُم ۚ مَّا مِن دَابَّةٍ
إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿٥٦﴾ فَإِن
تَوَلَّوْا فَقَدْ أَبْلَغْتُكُم مَّا أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَيْكُمْ ۚ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّي قَوْمًا
غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّونَهُ شَيْئًا ۚ إِنَّ رَبِّي عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ حَفِيظٌ ﴿٥٧﴾ وَ
لَمَّا جَاءَ أَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُودًا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ
نَجَّيْنَاهُم مِّنْ عَذَابٍ غَلِيظٍ ﴿٥٨﴾ وَتِلْكَ عَادٌ ۖ جَحَدُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ
وَعَصَوْا رُسُلَهُ وَاتَّبَعُوا أَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ ﴿٥٩﴾ وَأُتْبِعُوا فِي
هَٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ أَلَا إِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ ۗ
أَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ ﴿٦٠﴾ وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ
اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الْأَرْضِ
وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ ۚ إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ
مُّجِيبٌ ﴿٦١﴾ قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا ۖ أَتَنْهَانَا أَن
نَّعْبُدَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ﴿٦٢﴾

ع 5 / 11 / 5 — وقف لازم

(54)، (55) ہم تو یہی کہتے ہیں کہ ہمارے بعض معبودوں نے تمھیں دیوانہ کر دیا ہے، اس لیے کہ تم ہمیں ان کی عبادت کرنے سے روکتے ہو۔ ہود علیہ السلام نے کہا: میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم بھی گواہ ہو جاؤ کہ اللہ کو چھوڑ کر اپنے جن معبودوں کو تم پوجتے ہو، میں ان کی عبادت سے بری ہوں۔ تم نے اور تمھارے معبودوں نے، جن کے بارے میں تمھارا خیال ہے کہ انھوں نے مجھے دیوانہ کر دیا ہے، میرا جو کرنا ہے کرلو اور مجھے بالکل مہلت نہ دو۔

(56) بلاشبہ میں نے اکیلے اللہ پر بھروسا کیا ہے اور اپنے معاملے میں اسی پر میرا اعتماد ہے۔ وہ میرا رب ہے اور تمھارا بھی رب ہے۔ روئے زمین پر چلنے والی ہر چیز اس کے ماتحت اور اس کی سلطنت و حکومت کے زیر تسلط ہے۔ وہ اس میں جیسے چاہے، تبدیلی کرے۔ بلاشبہ میرا رب حق و عدل پر ہے، لہٰذا وہ تمھیں کبھی مجھ پر غالب نہیں کرے گا کیونکہ میں حق پر ہوں اور تم باطل پر۔

(57) اگر تم میرے لائے ہوئے دین سے منہ موڑو اور پیٹھ پھیر لو تو مجھے کوئی پروا نہیں، میری ذمہ داری صرف تمھیں پیغام پہنچانا ہے اور میں نے وہ سب کچھ تمھیں پہنچا دیا ہے جو میرے رب نے مجھے دے کر بھیجا اور پہنچانے کا حکم دیا۔ یقیناً تم پر حجت قائم ہو چکی اور ضرور میرا رب تمھیں ہلاک کرے گا اور تمھاری جگہ اور لوگوں کو تمھارا جانشین بنائے گا۔ تم حق کو جھٹلا کر اور اس سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کا چھوٹا یا بڑا کوئی نقصان نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اپنے بندوں سے بے پروا ہے۔ بلاشبہ میرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے اور وہی مجھے تمھارے مکر و فریب اور سازشوں سے محفوظ رکھے گا۔

(58) جب ان کی ہلاکت کے متعلق ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے ہود علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچا لیا۔ ہم نے انھیں اس سخت عذاب سے محفوظ رکھا جو ہود علیہ السلام کی کافر قوم پر آیا۔

(59) یہ تھی قوم عاد جنھوں نے اپنے پالنے والے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا، اپنے رسول ہود علیہ السلام کی نافرمانی کی اور حق کے مقابلے میں تکبر کرنے والے ہر شخص کی بات مانی جو سرکش اور حق کو قبول کرنے اور اس کے سامنے جھکنے والا نہ تھا۔

(60) انھیں دنیا کی اس زندگی میں ذلت و رسوائی اٹھانی پڑی اور وہ اللہ کی رحمت سے دھتکار دیے گئے۔ اسی طرح انھیں قیامت کے دن بھی اللہ کی رحمت سے دور کر دیا جائے گا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا۔ آگاہ رہو! اللہ تعالیٰ نے انھیں ہر خیر سے دور اور ہر شر کے قریب کر دیا ہے۔

(61) ہم نے ثمود کی طرف ان کے بھائی صالح کو رسول بنا کر بھیجا۔ انھوں نے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں جو عبادت کا حقدار ہو۔ اس نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا، وہ اس طرح کہ تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا۔ اس نے تمھیں اس زمین پر آباد کیا، لہٰذا اسی سے بخشش طلب کرو، پھر نیک اعمال کر کے اور گناہ چھوڑ کر اسی کی طرف لوٹ آؤ۔ بلاشبہ میرا رب اس کے قریب ہے جو مخلص ہو کر اس کی عبادت کرے اور اس کی دعا قبول کرنے والا ہے جو اسے پکارے۔

(62) صالح علیہ السلام سے ان کی قوم نے کہا: اے صالح! اس دعوت سے پہلے تم ہمارے نزدیک بلند مقام رکھتے تھے۔ ہمیں تو یہ امید تھی کہ تم بڑے سمجھدار، صاحب رائے اور اچھے مشیر ثابت ہو گے۔ اے صالح! کیا تم ہمیں ان کی عبادت سے روکتے ہو جن کی عبادت ہمارے آباء و اجداد کیا کرتے تھے؟ تم ایک اللہ کی عبادت کی جو دعوت دے رہے ہو، ہمیں تو اس میں حیران کن شک ہے۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھ رہے ہو۔

فوائد: ❀ رسولوں سے دور کرنے کے لیے مشرک جن باتوں کا سہارا لیتے، ان میں سے ایک یہ تھی کہ وہ رسولوں کو کم عقل اور مجنون ہونے کا الزام دیتے تھے۔

❀ اس بات کا بیان کہ مشرکوں کی چالیں اور تیاری نہایت کمزور ہے کیونکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ماتحت اور اس کے حکم اور سلطنت کے سامنے بے بس ہیں۔

❀ توحید ربوبیت کے دلائل کہ پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ توحید الوہیت کا بھی اقرار کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے سوا تمام معبودوں کو چھوڑ دیا جائے۔

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ
رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ
تَخْسِيْرٍ ۝٦٣ وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ
اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ ۝٦٤
فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِيْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَيْرُ
مَكْذُوْبٍ ۝٦٥ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ
بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَمِنْ خِزْيِ يَوْمِىِٕذٍ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ۝٦٦
وَاَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝٦٧
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ اَلَا بُعْدًا
لِّثَمُوْدَ ۝٦٨ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا (ع 6 8 6)
قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝٦٩ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ
لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ
اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝٧٠ وَامْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا
بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ۝٧١ قَالَتْ يٰوَيْلَتٰٓى ءَاَلِدُ
وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِيْ شَيْخًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٧٢

63 صالح علیہ السلام نے اپنی قوم کا رد کرتے ہوئے کہا: اے میری قوم کے لوگو! مجھے یہ بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنی رحمت، یعنی نبوت سے نوازا ہو، پھر اگر میں اس کے اس پیغام کی تبلیغ ترک کر کے جس کے پہنچانے کا اس نے مجھے حکم دیا ہے، اس کی نافرمانی کروں، تو پھر مجھے اللہ کے عذاب سے کون بچائے گا؟ تم تو مجھے گمراہ اور اس کی رضا سے دور ہی کرو گے۔

64 اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے جو تمھارے لیے میری سچائی کی دلیل ہے۔ اسے اللہ کی زمین میں چرتی کھاتی چھوڑ دو اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچانا، ورنہ اسے مارنے پر تمھیں فوری عذاب پکڑ لے گا۔

65 پھر بھی ان لوگوں نے حق کو جھٹلانے میں سرکشی کرتے ہوئے اسے کاٹ دیا تو صالح علیہ السلام نے ان سے کہا: اونٹنی کے پاؤں کاٹنے سے لے کر تین دن تک تم اپنی اس زمین میں زندگی سے فائدہ اٹھا لو، پھر تم پر اللہ کا عذاب آ جائے گا اور تمھارے اس گناہ کے بعد عذاب آنے کا وعدہ ہر صورت پورا ہو گا۔ یہ وعدہ جھوٹا نہیں بلکہ سچا وعدہ ہے۔

66 پھر جب ہلاک کرنے کا ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے صالح علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا اور انھیں اس دن کی ذلت و رسوائی سے بھی محفوظ رکھا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! بلاشبہ آپ کا رب ہی قوت والا اور غالب ہے جس پر کوئی غلبہ نہیں پا سکتا۔ اسی لیے اس نے جھٹلانے والی امتوں کو ہلاک کیا۔

67 اور قوم ثمود کو ایک شدید مہلک آواز اور چنگھاڑ نے آ دبوچا تو وہ اس کی شدت سے مر گئے اور اوندھے منہ پڑے رہ گئے، اس طرح کہ ان کے چہرے مٹی سے لگے ہوئے تھے۔

68 ایسے جیسے کبھی وہ اپنے شہروں میں عیش و عشرت اور نعمتوں کی فراوانی میں رہے ہی نہ ہوں۔ آگاہ رہو! بلاشبہ ثمود نے اپنے پالنے والے اللہ کے ساتھ کفر کیا۔ وہ ہمیشہ اللہ کی رحمت سے دور رہیں گے۔

69 یقیناً فرشتے مردوں کی شکل میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس انھیں اور ان کی بیوی کو (بیٹے) اسحاق اور پھر (پوتے) یعقوب کی خوشخبری سنانے کے لیے آئے اور کہا: آپ پر سلامتی ہو۔ ابراہیم علیہ السلام نے بھی سلام کا جواب دیا اور جلدی سے گئے اور بھنا ہوا بچھڑا لے آئے تا کہ وہ اس سے کھائیں۔ ان کا خیال تھا کہ یہ انسان ہیں۔

70 پھر جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس بھنے ہوئے بچھڑے کی طرف نہیں بڑھ رہے اور وہ اسے کھا نہیں رہے تو انھیں ان (فرشتوں) کی یہ بات ناگوار گزری اور وہ دل ہی دل میں ان سے ڈرنے لگے۔ جب فرشتوں نے ان کا خوف دیکھا تو کہا: ہم سے نہ ڈرو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو عذاب دینے کے لیے بھیجا ہے۔

71 اور ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ بھی کھڑی تھیں۔ ہم نے انھیں ایسی خبر دی جس سے وہ خوش ہو گئیں، یعنی یہ کہ ان کے ہاں اسحاق (بیٹا) پیدا ہو گا اور پھر اسحاق کے ہاں یعقوب پیدا ہو گا، تو وہ یہ سن کر ہنس پڑیں اور اس بشارت پر خوش ہو گئیں۔

72 جب فرشتوں نے سیدہ سارہ کو یہ خوشخبری دی تو انھوں نے حیرت سے کہا: میرے ہاں اولاد کیسے ہو گی! میں تو بوڑھی اور بچہ جننے سے ناامید ہو چکی ہوں اور یہ میرے شوہر بھی بڑھاپے میں قدم رکھ چکے ہیں؟! اس حالت میں بچہ جننا بڑی عجیب بات ہے۔ عام طور پر ایسے ہوتا نہیں۔

فوائد: ❀ مشرکوں کی سرکشی اور تکبر کا بیان کہ وہ سیدنا صالح علیہ السلام کے اتنے بڑے معجزے پر بھی ایمان نہ لائے، حالانکہ یہ بہت بڑا معجزہ تھا۔

❀ مومن کو کسی خیر اور بھلائی والی بات کی خوشخبری سنانا مستحب ہے۔

❀ جو شخص کسی دوسرے کے پاس جائے، اس کے لیے سلام کرنا مسنون ہے اور جسے سلام کہا جائے، اس پر جواب دینا فرض ہے۔

❀ مہمان کی عزت و تکریم اور مہمان نوازی فرض ہے۔

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ
الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿۷۳﴾ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِيْمَ الرَّوْعُ
وَجَاۗءَتْهُ الْبُشْرٰى يُجَادِلُنَا فِيْ قَوْمِ لُوْطٍ ﴿۷۴﴾ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ
لَحَلِيْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِيْبٌ ﴿۷۵﴾ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ
جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَاِنَّهُمْ اٰتِيْهِمْ عَذَابٌ غَيْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَلَمَّا
جَاۗءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِيْۗءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا
يَوْمٌ عَصِيْبٌ ﴿۷۷﴾ وَجَاۗءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ۭ وَمِنْ قَبْلُ
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَاۗءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ
لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ ۭ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ
رَّشِيْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ
وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيْدُ ﴿۷۹﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ
اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿۸۰﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّكَ
لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا
يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ۭ اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ۭ
اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ۭ اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾

(73) جب سارہ نے خوشخبری پر حیرت ظاہر کی تو فرشتوں نے ان سے کہا: کیا آپ اللہ کے فیصلے اور اس کی تقدیر پر تعجب کرتی ہیں؟ آپ جیسے لوگوں سے تو یہ بات چھپی نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کرنے پر قادر ہے۔ اے ابراہیم کے گھر والو! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات اور افعال میں قابلِ تعریف اور بڑی عظمت و رفعت کا مالک ہے۔

(74) جب ابراہیم علیہ السلام کو علم ہو گیا کہ ان کا کھانا نہ کھانے والے مہمان فرشتے ہیں تو انھیں جو خوف لاحق ہوا تھا، وہ جاتا رہا اور انھیں یہ خوشخبری بھی مل گئی کہ ان کے ہاں اسحاق (بیٹا) اور پھر یعقوب (پوتا) ہو گا، تو وہ قومِ لوط کے بارے میں ہمارے فرشتوں سے بحث کرنے لگے تاکہ وہ ان سے عذاب ٹال دیں اور تاکہ لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والے بچ جائیں۔

(75) بلاشبہ ابراہیم علیہ السلام بڑے نرم دل تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ عذاب ٹل جائے۔ وہ اپنے رب کے حضور بہت عاجزی اور آہ وزاری کرنے والے، بے حد دعا کرنے والے اور اس کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

(76) فرشتوں نے کہا: اے ابراہیم! قومِ لوط کے بارے میں یہ بحث چھوڑیے۔ بلاشبہ آپ کے رب کا حکم آچکا ہے کہ وہ عذاب ان پر آکر رہے گا جو اس نے ان کے مقدر میں کر دیا ہے۔ قومِ لوط پر بہت بڑا عذاب آکر رہے گا جسے نہ کوئی بحث روک سکے گی اور نہ یہ دعا سے ٹلے گا۔

(77) جب فرشتے مردوں کی شکل میں لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو ان کا آنا انھیں اچھا نہ لگا اور وہ ان کے بارے میں اپنی قوم کے خوف سے دل ہی دل میں کڑھنے لگے جو اپنی جنسی ہوس کی تکمیل کے لیے عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی جنسی ہوس پوری کرنے کی رسیا ہے۔ لوط علیہ السلام نے کہا: یہ بہت سخت دن ہے۔ کیونکہ ان کا یہ گمان تھا کہ ان کی قوم ان کے مہمانوں کے معاملے میں ان پر غالب آنے کی کوشش کرے گی۔

(78) قوم کے لوگ لوط علیہ السلام کے مہمانوں کے ساتھ برائی کی غرض سے دوڑتے ہوئے ان کے پاس آئے اور اس سے پہلے بھی ان کی عادت تھی کہ وہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے جنسی ہوس پوری کرتے تھے، چنانچہ لوط علیہ السلام نے قوم کو ٹالنے اور مہمانوں کے سامنے خود کو بے بس ظاہر کرنے کے لیے کہا: یہ میری بیٹیاں تمھاری ان دیگر تمام عورتوں میں سے ہیں، ان سے نکاح کر لو۔ یہ بے حیائی کے اس فعل سے تمھارے لیے ہر طرح سے پاکیزہ ہیں، لہٰذا اللہ سے ڈرو اور مجھے میرے مہمانوں کے معاملے میں رسوا نہ کرو۔ اے میری قوم! کیا تم میں سے کوئی بھی بھلا اور سمجھدار آدمی نہیں جو تمھیں اس بری حرکت سے روکے؟!

(79) ان سے ان کی قوم نے کہا: اے لوط! آپ کو علم ہے کہ ہمیں آپ کی بیٹیوں اور قوم کی دیگر عورتوں میں کوئی دلچسپی نہیں۔ آپ اچھی طرح جانتے ہیں جو ہم چاہتے ہیں۔ ہمارا ٹارگٹ صرف مرد ہیں۔

(80) لوط علیہ السلام نے کہا: کاش! مجھ میں قوت ہوتی کہ میں تمھیں اس سے روک سکتا یا میرا دفاع کرنے والا خاندان ہوتا تو میں تمھارے اور اپنے مہمانوں کے درمیان حائل ہو جاتا۔

(81) فرشتوں نے لوط علیہ السلام سے کہا: اے لوط! ہم فرشتے ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ آپ کی قوم کسی برے ارادے سے آپ کے قریب نہیں آسکتی۔ آپ اپنے گھر والوں کو لے کر رات کے اندھیرے میں اس بستی سے نکل جائیں اور کوئی تم میں سے پیچھے مڑ کر نہ دیکھے۔ ہاں، آپ کی بیوی مخالفت کرتے ہوئے ضرور پیچھے مڑ کر دیکھے گی کیونکہ وہ بھی ضرور اسی عذاب میں مبتلا ہو گی جو آپ کی قوم پر آئے گا۔ ان کی ہلاکت کا وقت صبح مقرر ہوا ہے اور وہ وعدہ قریب ہے۔

فوائد: ❀ یہاں سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ان کے اہلِ بیت کی فضیلت اور قدر و منزلت بیان ہوئی ہے۔

❀ حاکمِ وقت کے پاس معاملہ جانے سے پہلے ایسے شخص کے بارے میں بحث کرنا اور اس کا دفاع کرنا جائز ہے جس کے ایمان کی امید ہو۔

❀ قومِ لوط والے عمل کی قباحت اور برائی بیان کی گئی ہے۔

فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا
حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ۬ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ
مَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ (النصف) (ع 7/15/7)
قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ وَلَا
تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْۤ
اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا
الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ
كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ۬ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ
اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَاۤ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ
فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ
يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ مِنْهُ
رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ
عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا
تَوْفِيْقِيْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ ﴿۸۸﴾

(82) پھر جب قومِ لوط کو ہلاک کرنے کا ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے ان کی بستیوں کو زیروزبر کر کے ان کے اوپر والے حصے ان کے نیچے کر دیے اور ان پر پے در پے کھنگر پتھروں کی بارش برسائی جو موسلا دھار برس رہے تھے۔

(83) ان پتھروں پر اللہ کی طرف سے خاص نشان تھے اور یہ پتھر قریش وغیرہ کے ظالموں سے بھی زیادہ دور نہیں بلکہ قریب ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ یہ پتھر ان پر برسانا چاہے گا، برسا دے گا۔

(84) ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ انھوں نے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمھارا کوئی معبود نہیں جو عبادت کا حقدار ہو۔ جب تم لوگوں کو ناپ تول کر دو تو ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم رزق اور نعمتوں کے معاملے میں خوش حال ہو، لہٰذا اللہ کی نافرمانی کر کے اس نعمت سے محروم نہ ہو جانا۔ بلاشبہ میں تم پر گھیر نے والے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو تم سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اور تم بھاگنے اور سر چھپانے کی جگہ بھی نہ پاؤ گے۔

(85) اے میری قوم! جب تم دوسروں کے لیے ناپو یا وزن کرو تو عدل و انصاف سے ناپ اور تول پورا کرو۔ ڈنڈی مار کر اور دھوکا دہی اور خیانت کر کے لوگوں کے حقوق پر ڈاکا نہ ڈالو۔ قتل و غارت اور دیگر نافرمانیاں کر کے زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

(86) عدل و انصاف سے لوگوں کے پورے حقوق ادا کرنے کے بعد جو حلال مال اللہ تعالیٰ باقی رکھے، وہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے۔ اس کا نفع اور خیر و برکت اس زیادہ مال سے کہیں بڑھ کر ہے جو ڈنڈی مار کر اور زمین میں فساد پھیلا کر حاصل کیا جائے۔ اگر تم سچے مومن ہو تو اس بچ جانے والے مال پر راضی رہو۔ میں تم پر کوئی نگہبان نہیں ہوں کہ تمھارے اعمال شمار کروں اور پھر ان پر محاسبہ کروں۔ اس پر تمھارا نگہبان تو صرف وہ ہے جو چھپے رازوں اور سرگوشیوں کو بھی جانتا ہے۔

(87) شعیب علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا: اے شعیب! تم جو نماز اللہ کے لیے پڑھتے ہو، کیا وہ تمھیں یہ حکم دیتی ہے کہ جن بتوں کی عبادت ہمارے آباء و اجداد کرتے تھے، ہم ان کی عبادت کرنا چھوڑ دیں اور اپنے مال میں اپنی مرضی کا اضافہ اور تصرف بھی نہ کریں؟! تم تو بڑے باوقار اور سمجھدار تھے۔ بلاشبہ ہمارے علم کے مطابق تم اس دعوت سے پہلے بڑے دانا اور باشعور تھے۔ تمھیں کیا ہو گیا ہے؟!

(88) شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! دیکھو اگر میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل لیے ہوئے ہوں، اس نے مجھے سوجھ بوجھ بھی دے رکھی ہو، اپنی جانب سے رزق حلال بھی عطا کر رکھا ہو اور نبوت بھی اسی کی عطا کردہ ہو تو تمھارا کیا ہو گا؟! میں نہیں چاہتا کہ جس چیز سے بھی تمھیں روکتا ہوں، خود اس کو کر کے تمھاری مخالفت کروں۔ میں اپنی ہمت کے مطابق تمھیں تمھارے رب کی توحید اور اس کی اطاعت کی دعوت دے کر صرف تمھاری اصلاح چاہتا ہوں۔ اور اپنے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مجھے توفیق کا ملنا محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی مدد سے ممکن ہے۔ میں نے اپنے تمام امور میں اسی اکیلے پر بھروسا کیا ہے اور اسی کی طرف مجھے لوٹنا ہے۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ وہ ظالموں کو نہایت سخت اور خوفناک عذاب سے تباہ و برباد کرتا ہے۔
❀ ناپ تول میں کمی کرنے اور لوگوں کے حقوق غصب کرنے کی حرمت بیان کی گئی ہے۔
❀ رزقِ حلال تھوڑا ہو تو بھی اس پر راضی رہنا واجب ہے۔
❀ ان آیات سے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک جانے کا وجوب ثابت ہوتا ہے۔

وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مِّثْلُ مَآ اَصَابَ
قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ۭ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ
بِبَعِيْدٍ ﴿89﴾ وَاسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ ۭ اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ
وَّدُوْدٌ ﴿90﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَاِنَّا
لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنٰكَ ۡ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا
بِعَزِيْزٍ ﴿91﴾ قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَ
اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَاۗءَكُمْ ظِهْرِيًّا ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ مُحِيْطٌ ﴿92﴾
وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰي مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۭ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ
مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ ۭ وَارْتَقِبُوْٓا اِنِّىْ
مَعَكُمْ رَقِيْبٌ ﴿93﴾ وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ
فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿94﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَا
بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿95﴾ ۧ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى
بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿96﴾ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىِٕهٖ
فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ ۚ وَمَآ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿97﴾

8 ع 12 8

(89) اے میری قوم! میرے ساتھ دشمنی تمھیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم میری لائی ہوئی شریعت کو جھٹلا دو۔ اگر ایسا کیا تو خطرہ ہے کہ تم پر بھی ویسا ہی عذاب آ جائے جیسا قومِ نوح، قومِ ہود یا قومِ صالح پر آیا۔ اور قومِ لوط کا زمانہ اور جگہ بھی تم سے کچھ دور نہیں۔ تمھیں خوب علم ہے کہ ان کے ساتھ کیا ہوا، لہٰذا عبرت پکڑو۔

(90) اور اپنے رب سے بخشش مانگو اور پھر اس کے حضور اپنے گناہوں سے توبہ کرو۔ بلاشبہ میرا رب توبہ کرنے والوں پر بڑا رحیم ہے اور توبہ کرنے والے بندے سے شدید محبت کرتا ہے۔

(91) شعیب علیہ السلام کی قوم نے اُن سے کہا: اے شعیب! تمھاری لائی ہوئی شریعت کی اکثر باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں اور تمھاری نظر کی کمزوری یا نابینے پن کی وجہ سے ہم تو تمھیں اپنے اندر بہت کمزور پاتے ہیں۔ اگر تمھارا خاندن ہمارا ہم مذہب نہ ہوتا تو ہم تمھیں پتھروں سے مار ڈالتے۔ ہم پر تمھارا کوئی دباؤ نہیں ہے کہ ہم تمھارے قتل سے کوئی خوف محسوس کریں۔ ہم نے تو تمھارے قبیلے کے احترام میں تمھیں چھوڑا ہوا ہے۔

(92) شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! کیا میرا قبیلہ تمھارے نزدیک تمھارے رب اللہ تعالیٰ سے زیادہ عزت و احترام والا ہے؟! اور تم نے اللہ تعالیٰ کو اپنے پیچھے ڈال دیا جبکہ تم اس کے اپنی طرف بھیجے ہوئے نبی پر ایمان نہیں لائے۔ بلاشبہ میرا رب تمھارے اعمال کو گھیرے ہوئے ہے۔ تمھارا کوئی عمل اس سے چھپا نہیں۔ وہ دنیا میں تمھیں ہلاک کر کے اور آخرت میں عذاب دے کر ضرور تمھیں تمھارے اعمال کی سزا دے گا۔

(93) اے میری قوم! تم جو کر سکتے ہو، اپنی مرضی کے مطابق کیے جاؤ اور میں حسبِ توفیق اپنے پسندیدہ طریقے کے مطابق عمل کرتا ہوں۔ بہت جلد تم جان لو گے کہ ہم میں سے کسے ذلت والے عذاب کی سزا ملتی ہے اور ہم میں سے کون اپنے دعوے میں جھوٹا ہے، لہٰذا تم اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو، میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔

(94) جب قومِ شعیب کو تباہ و برباد کرنے کا ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت سے شعیب علیہ السلام اور ان پر ایمان لانے والوں کو بچا لیا اور ان کی قوم کے ظالموں کو ایک سخت مہلک چیخ نے آ پکڑا تو وہ مر گئے اور اس طرح چہروں کے بل زمین پر گرے کہ ان کے چہرے مٹی سے آلودہ ہوئے پڑے تھے۔

(95) گویا کہ وہ ان گھروں میں پہلے کبھی بسے ہی نہیں تھے۔ آگاہ رہو! مدین والے بھی اللہ کی پکڑ کا شکار ہو کر اس طرح اللہ کی رحمت سے دور کر دیے گئے جیسے اللہ کی ناراضی کا شکار ہو کر ثمود کو دھتکار دیا گیا تھا۔

(96) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرنے والی آیات اور ان کی لائی ہوئی شریعت کی سچائی ثابت کرنے والے واضح معجزات دے کر بھیجا۔

(97) ہم نے انھیں فرعون اور اس کی قوم کے سرداروں کی طرف بھیجا تو ان سرداروں نے بھی فرعون کے حکم کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا، حالانکہ فرعون کا حکم رشد و ہدایت اور حق پر مبنی نہ تھا کہ اس کی پیروی کی جاتی۔

فوائد: ❀ ان آیات میں ان جاہلوں کی مذمت کی گئی ہے جو انبیاء علیہم السلام کی لائی ہوئی آیات اور نشانیوں کو نہیں سمجھتے۔
❀ اس شخص کی مذمت جو لوگوں کے حکم ماننے میں مشغول رہا اور اللہ تعالیٰ کے حکموں سے منہ موڑتا رہا۔
❀ داعی حضرات اور ان کی دعوت کے فروغ میں خاندان کی نصرت و حمایت کا کردار بیان کیا گیا ہے۔
❀ مشرک، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور کر دیے گئے ہیں۔

يَقْدُمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ؕ وَبِئْسَ الْوِرْدُ
الْمَوْرُوْدُ ۝٩٨ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ بِئْسَ
الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ۝٩٩ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا
قَآئِمٌ وَّحَصِيْدٌ ۝١٠٠ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ
اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
شَيْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ ۝١٠١ وَكَذٰلِكَ
اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗٓ اَلِيْمٌ
شَدِيْدٌ ۝١٠٢ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ
ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ۝١٠٣ وَمَا
نُؤَخِّرُهٗٓ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ۝١٠٤ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا
بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝١٠٥ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي
النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝١٠٦ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا
يُرِيْدُ ۝١٠٧ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ
السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ؕ عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ۝١٠٨

(98) قیامت کے دن فرعون جہنم کی طرف اپنی قوم کے آگے آگے ہوگا حتی کہ انھیں جہنم میں داخل کر دے گا اور وہ نہایت برا گھاٹ ہے جس پر وہ انھیں لے جا کھڑا کرے گا۔

(99) اللہ تعالیٰ نے دنیا کی زندگی میں بھی لعنت ان کے پیچھے لگا دی کہ انھیں غرق کر کے ہلاک کیا اور اپنی رحمت سے دور کر کے دھتکار دیا اور قیامت کے دن بھی وہ اللہ کی رحمت سے محروم اور دور رہیں گے۔ یہ دو لعنتوں کا اکٹھا ہونا اور دنیا و آخرت میں عذاب پانا نہایت ہی برا ہے جس کے یہ حق دار ٹھہرے۔

(100) اے رسول (ﷺ)! اس سورت میں مذکور جن بستیوں کی بعض خبریں ہم آپ کو دے رہے ہیں، ان میں سے بعض بستیوں کے آثار موجود ہیں اور بعض کے آثار مٹ گئے ہیں اور ان کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہا۔

(101) ہم نے انھیں تباہ کر کے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن انھوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کر کے اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھوں میں ڈال کر خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اے رسول (ﷺ)! جب آپ کے رب کا حکم آ گیا کہ انھیں تباہ کر دیا جائے تو ان کے وہ معبود ان سے اللہ کا عذاب نہ ٹال سکے جن کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے بلکہ ان کے ان معبودوں نے ان کی تباہی، بربادی اور نقصان میں اضافہ ہی کیا۔

(102) ہر دور میں اور ہر جگہ جھٹلانے والی بستیوں کی پکڑ اور تہس نہس کا یہی ربانی طریقہ رہا ہے۔ بلاشبہ ظالم بستیوں کے لیے اس کی پکڑ نہایت دکھ دینے والی اور سخت ہے۔

(103) ظلم کرنے والی ان بستیوں کی اللہ تعالیٰ کی سخت پکڑ میں، قیامت کے دن کے عذاب سے ڈرنے والوں کے لیے یقیناً عبرت اور نصیحت ہے۔ یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ لوگوں کا محاسبہ کرنے کے لیے انھیں اکٹھا کرے گا اور یہ حاضری کا دن ہے جس میں سب اہلِ محشر حاضر ہوں گے۔

(104) اور ہم حاضری کے اس دن کو جو مؤخر کر رہے ہیں تو وہ صرف اس لیے کہ اس کا مقرر وقت آ جائے۔

(105) جس دن وہ مقرر وقت آ گیا، کسی کی مجال نہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی دلیل پیش کرے یا شفاعت کرے۔ لوگوں کے وہاں دو گروہ ہوں گے: ایک بد بخت جو آگ میں داخل ہوگا اور دوسرا نیک بخت جو جنت میں داخل ہوگا۔

(106) جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو اپنے کفر اور برے اعمال کی وجہ سے بد بخت ہوں گے تو وہ آگ میں داخل ہوں گے۔ وہاں آگ کے شعلوں کی شدید تکلیف کی وجہ سے ان کی چیخیں بلند ہوں گی اور سانسیں پھولی ہوں گی۔

(107) وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے جب تک زمین و آسمان برقرار رہیں گے۔ وہ وہاں سے نکل نہیں پائیں گے، سوائے ان موحد نافرمانوں کے جنھیں اللہ تعالیٰ نکالنا چاہے۔ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب جو چاہے کر گزرتا ہے۔ اس پاک ذات کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں۔

(108) جہاں تک ان نیک بختوں کا تعلق ہے جن کے ایمان اور درست اعمال کی بدولت اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کی نیک بختی کا پہلے ہی فیصلہ ہو چکا ہے تو وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے جب تک آسمان و زمین باقی رہے، سوائے ان نافرمان اہلِ ایمان کے جنھیں اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرنے سے پہلے آگ میں داخل کرنا چاہے۔ بلاشبہ اہلِ جنت کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہمیشہ رہنے والی اور نہ ختم ہونے والی ہیں۔

فوائد: ❀ شر و فساد کے سرغنوں کی پیروی سے ڈرایا گیا ہے اور دونوں جہانوں میں ان کی پیروی کی نحوست کا بیان ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ مشرکوں اور نافرمانوں کو ہلاک کرنے میں بھی ظلم سے پاک ہے۔

❀ مشرکوں کے معبود قیامت کے دن اپنے عبادت گزاروں کو کوئی فائدہ دیں گے نہ ان سے عذاب دور کر سکیں گے۔

❀ قیامت کے دن لوگوں کے دو گروہوں کا بیان: ایک نیک بخت جو ہمیشہ جنتوں میں ہوں گے اور دوسرے بد بخت جو ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔

فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِ ؕ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَا
يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ
مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَ
لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ
شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ ؕ
اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ
مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ
اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا
مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى
لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ ۚ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَلَوْلَا
كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ
الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ ۚ وَاتَّبَعَ
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾ وَمَا
كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾

9 ع 14 9

(109) اے رسول (ﷺ)! یہ مشرک جن چیزوں کی عبادت کرتے ہیں، آپ کو ان کے باطل ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہونا چاہیے۔ ان کے پاس اس کے درست ہونے کی کوئی عقلی دلیل ہے نہ شرعی۔ غیر اللہ کی عبادت وہ محض اپنے باپ دادا کی پیروی میں کرتے ہیں اور ہم انھیں ان کے عذاب کا حصہ پورا پورا بغیر کمی کے دینے والے ہیں۔

(110) یقیناً ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کی تو لوگوں نے اس میں اختلاف کیا۔ بعض لوگ اس پر ایمان لائے اور بعض نے کفر کیا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا پہلے سے فیصلہ نہ ہوتا کہ وہ جلدی عذاب نہیں دے گا بلکہ کسی حکمت کے تحت اسے قیامت تک ٹال دے گا تو جس عذاب کے وہ دنیا میں حقدار ٹھہر چکے تھے، وہ ضرور ان پر نازل ہو جاتا۔ یہود، مشرک اور کافر اس قرآن کے بارے میں پریشان کر دینے والے شک وشبہ کا شکار ہیں۔

(111) اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب مذکورہ تمام اختلاف کرنے والے لوگوں کو ان کے اعمال کی پوری پوری جزا دے گا۔ پس جو اچھا ہوگا، اس کی جزا بھی اچھی ہوگی اور جو برا ہوگا، اس کی جزا بھی بری ہوگی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی باریکیاں خوب جانتا ہے۔ ان کے اعمال میں سے کوئی شے اس سے چھپی نہیں۔

(112) اے رسول (ﷺ)! اللہ کے حکم کے مطابق آپ سیدھی راہ پر کاربند رہیں۔ اس کے حکموں کو مانیں اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے باز رہیں اور جو مومن آپ کے ساتھ توبہ کر چکے ہیں، وہ بھی قائم رہیں اور گناہ کر کے تم حد سے تجاوز نہ کرو۔ بلاشبہ تم جو عمل کرتے ہو، وہ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔ اس سے تمھارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ جلد تمھیں ان عملوں کی جزا دے گا۔

(113) اور ظالم کافروں کو خوش کرنے کے لیے یا ان کی محبت میں ان کی طرف ہرگز مائل نہ ہونا ورنہ اس میلان اور جھکاؤ کے سبب تمھیں بھی دوزخ کی آگ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے اور اللہ کے سوا تمھارے کوئی کارساز نہ ہوں گے جو تمھیں اس سے بچا سکیں، پھر تم اپنا کوئی مددگار بھی نہیں پاؤ گے۔

(114) اے رسول (ﷺ)! دن کے دونوں سروں میں، یعنی صبح و شام کو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اچھے انداز سے نماز قائم کریں۔ بلاشبہ نیک اعمال صغیرہ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ یہ مذکورہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت اور عبرت پکڑنے والوں کے لیے عبرت ہے۔

(115) آپ کو استقامت اور دوسری جن چیزوں کا حکم دیا گیا ہے، ان پر ڈٹ جائیں اور سرکشی اور ظالموں کی طرف جھکاؤ جیسے جن کاموں سے روکا گیا ہے، ان سے باز رہنے پر کاربند رہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا ثواب ضائع نہیں کرتا بلکہ ان کے اچھے اعمال قبول کرتا ہے اور انھیں ان کے اعمال سے بہت اچھا بدلہ عطا کرتا ہے۔

(116) پھر تم سے پہلے عذاب دی گئی قوموں میں کیوں نہ ایسے اہلِ خیر اور مصلح افراد ہوئے جو ان امتوں کو کفر سے روکتے اور نافرمانیاں کرنے والوں کو زمین میں فساد پھیلانے سے باز رکھتے۔ اور ان میں یہ اہلِ خیر نہایت تھوڑی تعداد میں تھے جو فساد سے روکتے تھے، چنانچہ جب ہم نے ان کی ظالم قوم کو ہلاک کیا تو ان اہلِ خیر کو بچا لیا۔ ان قوموں کے ظالم تو نعمتوں اور مال و دولت کے پیچھے ہی پڑے رہے اور ان کے پیچھے پڑ کر وہ ظالم ٹھہرے۔

(117) اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب ایسا ہرگز نہیں کہ کسی بستی کو ہلاک کر دے اور وہاں کے باشندے زمین میں اصلاح کرنے والے ہوں۔ وہ کسی بستی کو صرف اس وقت ہلاک کرتا ہے جب وہاں کے باشندے کفر، ظلم اور نافرمانیوں کے ذریعے سے فساد پھیلاتے ہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کے دین پر استقامت اختیار کرنا واجب ہے۔
❀ ظالم کافروں کو خوش کرنے کے لیے یا محبت کی خاطر ان کی طرف جھکاؤ رکھنا ممنوع ہے۔
❀ اللہ تعالیٰ کے قانون کا بیان کہ اچھائی برائی کو مٹا دیتی ہے۔
❀ فضل و شرف والے لوگوں کی ایک کمیٹی تشکیل دینے کی ترغیب جو لوگوں کو نیکی کا حکم دے اور شر و فساد سے روکے۔ یہ لوگ اللہ کے عذاب سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں۔

وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ
مُخْتَلِفِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ
رَبِّكَ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَكُلًّا
نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَآءَكَ
فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۰﴾ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا
يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا
مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ
كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ ع 10 ع 14 10

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَاثْنَا عَشَرَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓرٰ ۫ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا
لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ
اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ
الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾ اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ
عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾

(118) اے رسول (ﷺ)! اگر آپ کا رب چاہتا کہ سب لوگوں کو حق پر چلنے والی ایک امت بنائے رکھے تو وہ ضرور ایسا کر دیتا لیکن اس نے ایسا نہیں چاہا، چنانچہ لوگ خواہشاتِ نفس کی پیروی اور بغاوت کی وجہ سے برابر اختلاف کرتے رہیں گے۔

(119) مگر جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور انھیں ہدایت کی توفیق دے تو وہ اس کی توحید میں اختلاف نہیں کریں گے۔ اختلاف کے اس امتحان ہی کے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں پیدا کیا ہے، جس کے نتیجے میں کچھ لوگ بد بخت ٹھہرے اور کچھ نیک بخت۔ اے رسول (ﷺ)! آپ کے رب کی وہ بات پوری ہوگئی جس کا فیصلہ اس نے ازل میں فرما دیا تھا کہ وہ جنوں اور انسانوں میں سے شیطان کے پیروکاروں سے جہنم بھرے گا۔

(120) اے رسول (ﷺ)! آپ سے پہلے رسولوں کے جو احوال ہم آپ کے سامنے بیان کرتے ہیں تو ان کا مقصد آپ کے دل کو حق پر پکا کرنا اور ثابت رکھنا ہے۔ آپ کے پاس اس سورت میں بھی حق آچکا ہے جس میں کوئی شک نہیں اور اس سورت میں کافروں کے لیے عبرت ہے اور نصیحت سے فائدہ اٹھانے والے مومنوں کے لیے نصیحت و یاد دہانی ہے۔

(121) اے رسول (ﷺ)! آپ ان لوگوں سے کہہ دیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں نہ اس کی توحید کو مانتے ہیں: تم حق سے منہ موڑنے اور لوگوں کو اس سے روکنے کے طرزِ عمل پر چلتے رہو اور ہم اپنے طریقے، یعنی ثابت قدمی، توحید کی دعوت اور صبر و تحمل پر قائم ہیں۔

(122) اور تم انتظار کرو کہ ہمارا کیا انجام ہوتا ہے۔ ہم بھی انتظار کر رہے ہیں کہ تم پر کیا عذاب نازل ہوتا ہے۔

(123) آسمانوں کے ہر غیب اور زمین کی ہر پوشیدہ چیز کا علم اکیلے اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی نہیں اور قیامت کے دن تمام معاملات اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے، لہٰذا اے رسول (ﷺ)! آپ اسی اکیلے کی عبادت کریں اور اپنے تمام معاملات میں اسی پر بھروسا کریں۔ آپ کا رب اس سے غافل نہیں جو کچھ تم کر رہے ہو بلکہ وہ اسے خوب جاننے والا ہے اور وہ ضرور ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

سورۂ یوسف، یہ مکی سورت ہے۔

سورت کے مقاصد: اللہ تعالیٰ کی اپنے اولیاء کے لیے انھیں اقتدار سے نوازنے اور ان کے عمدہ انجام کے لیے لطیف تدبیروں سے عبرت پکڑنا۔

تفسیر: (1) ﴿الٓرٰ﴾ حروف مقطعات پر تفصیلی گفتگو سورۂ بقرہ کے شروع میں گزر چکی ہے۔ یہ آیات جو اس سورت میں نازل کی گئی ہیں، یہ اسی قرآن کی آیات میں سے ہیں جو اپنے مضامین میں بالکل روشن اور واضح ہے۔

(2) بلاشبہ ہم نے قرآن کو عرب کی زبان میں اتارا ہے تاکہ اے اہلِ عرب تم اس کے معانی سمجھ سکو۔

(3) اے رسول (ﷺ)! ہم آپ پر یہ قرآن نازل کر کے آپ کے سامنے بہترین واقعات بیان کرتے ہیں جن میں سچائی اور لفظی فصاحت و بلاغت بھی ہے۔ بلاشبہ اس کے نزول سے پہلے آپ ان واقعات سے بے خبر تھے۔ آپ کو ان کا علم نہیں تھا۔

(4) اے رسول (ﷺ)! ہم آپ کو بتاتے ہیں جب یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے کہا: اے ابا جان! میں نے خواب میں گیارہ ستارے دیکھے ہیں اور میں نے سورج اور چاند کو بھی دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں۔ یہ خواب یوسف علیہ السلام کے لیے جلد ملنے والی بشارت تھی۔

فوائد: ❀ قرآنی واقعات کے بیان کی حکمت یہ ہے کہ نبی ﷺ کو دلی تسکین ہو اور مومن اس سے نصیحت حاصل کریں۔ ❀ اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ اکیلا ہی عالم الغیب ہے، اس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ ❀ قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اہلِ عرب اس کو سمجھیں تاکہ وہ دوسروں کو اس کی تبلیغ کریں۔ ❀ قرآن مجید بہترین بیان اور نصیحت آموز واقعات پر مشتمل ہے۔

قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ
كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۵ وَكَذٰلِكَ
يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهٗ
عَلَيْكَ وَعَلٰٓى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَآ اَتَمَّهَا عَلٰٓى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ
اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۶ع لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ 1 ع 6 11
وَاِخْوَتِهٖٓ اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۷ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ
اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۸ ۚۖ
اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ
تَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۹ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا
يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ
اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۱۰ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا عَلٰى يُوْسُفَ
وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ۱۱ اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَاِنَّا
لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۱۲ قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْٓ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَاَخَافُ
اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ۱۳ قَالُوْا لَئِنْ
اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّآ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۱۴ 7 ع 10 12

(5) یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام سے کہا: میرے پیارے بیٹے! اپنے اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا، کہیں وہ اسے سمجھ کر تجھ سے حسد نہ کرنے لگ جائیں اور اس حسد کی وجہ سے تیرے ساتھ کوئی فریب کاری نہ کریں۔ بلا شبہ شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(6) اے یوسف! جس طرح تو نے یہ خواب دیکھا ہے، اسی طرح تیرا رب تجھے چن لے گا، تجھے خوابوں کی تعبیر بھی سکھائے گا اور تجھے نبوت سے سرفراز فرما کر تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا جیسے اس نے اس سے پہلے تیرے دادا پردادا، یعنی ابراہیم اور اسحاق علیہما السلام پر اپنی نعمت پوری کی۔ بلا شبہ تیرا رب اپنی مخلوق کو خوب جاننے والا اور اپنی تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(7) یقیناً یوسف علیہ السلام اور ان کے بھائیوں کے واقعے میں ان کے احوال پوچھنے والوں کے لیے کئی عبرتیں اور نصیحتیں ہیں۔

(8) جب ان کے بھائیوں نے آپس میں کہا: یوسف اور اس کا سگا بھائی ہماری نسبت ہمارے باپ کو بہت زیادہ پیارے ہیں، حالانکہ ہم اکثریتی جتھا ہیں۔ انھوں نے ان دونوں کو ہم پر کیسے ترجیح دے دی؟ یقیناً جب انھوں نے بغیر کسی ظاہری سبب کے ان دونوں کو ہم پر ترجیح دی ہے تو واقعی ہمارے ابا جان کھلی غلطی پر ہیں۔

(9) یوسف کو تو مار ہی ڈالو یا کسی دور کی ویران جگہ میں پھینک دو کہ تمھارے ابا جان کی توجہ صرف تمھاری طرف ہو اور وہ تم سے پوری طرح محبت کریں اور اسے قتل یا غائب کرنے کے بعد تم اپنے گناہ سے توبہ کر کے نیک بن جانا۔

(10) ایک بھائی نے کہا: یوسف کو قتل نہ کرو بلکہ اسے کنویں کی گہرائی میں پھینک دو کہ اسے وہاں سے آتے جاتے مسافروں میں سے کوئی اٹھا لے جائے۔ اگر تم نے اس کے بارے میں ضرور کچھ کرنا ہے تو یہی کرو کیونکہ یہ قتل سے کم از کم چھوٹا جرم ہے۔

(11) جب انھوں نے اسے راستے سے ہٹانے کی ٹھان لی تو اپنے باپ یعقوب علیہ السلام سے کہا: اے ابا جان! آپ یوسف کے بارے میں ہم پر اعتبار کیوں نہیں کرتے؟ ہم تو اس سے شفقت کرتے ہیں۔ اسے نقصان نہیں پہنچنے دیں گے۔ ہم اس کی آپ کی طرف صحیح سلامت واپسی تک پوری خیر خواہی سے حفاظت بھی کریں گے اور دھیان بھی رکھیں گے۔ اسے ہمارے ساتھ بھیجنے سے آخر آپ کو کیا چیز روکے ہوئے ہے؟

(12) ہمیں اجازت دیں کہ کل ہم اسے اپنے ساتھ لے جائیں تا کہ وہ خوب کھائے پیے اور کھیلے۔ ہم ہر قسم کی تکلیف سے ضرور اس کی حفاظت کریں گے۔

(13) یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے کہا: اسے تمھارا لے جانا تو مجھے سخت صدمہ دے گا کیونکہ مجھے اس کی جدائی برداشت نہیں اور مجھے یہ بھی کھٹکا لگا رہے گا کہ کہیں کھانے پینے اور کھیل کود میں مشغول ہونے کی وجہ سے تم اس سے غافل ہو جاؤ اور اسے بھیڑیا کھا جائے۔

(14) انھوں نے اپنے باپ سے کہا: ہماری اتنی زور آور جماعت کی موجودگی میں بھی اگر اسے بھیڑیا کھا جائے تو پھر ہم نکمے ہی ہوئے۔ اگر ہم اسے بھیڑیے سے نہ بچا سکیں تو پھر ہم خسارہ پانے والے ہوں گے۔

فوائد: ❀ شرعی طور پر خواب کی حقیقت اور اس کی تعبیر کا جواز ثابت ہے۔

❀ بعض حقائق کے ظاہر کرنے سے اگر نقصان کا اندیشہ ہو تو انھیں چھپانا جائز امر ہے۔

❀ ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کی فضیلت اور اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں دوسرے لوگوں کے مقابلے میں نبوت کے لیے منتخب فرمایا۔

❀ ایک بیٹے سے دوسرے بیٹوں کی نسبت زیادہ محبت کرنے سے بھائیوں میں باہم حسد اور دشمنی پیدا ہوتی ہے۔

فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهِ وَأَجْمَعُوا أَنْ يَجْعَلُوهُ فِي غَيَابَتِ الْجُبِّ
وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٥﴾
وَجَاءُوا أَبَاهُمْ عِشَاءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾ قَالُوا يَا أَبَانَا إِنَّا ذَهَبْنَا
نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَأَكَلَهُ الذِّئْبُ وَمَا
أَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِينَ ﴿١٧﴾ وَجَاءُوا عَلَىٰ قَمِيصِهِ
بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا فَصَبْرٌ
جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ
فَأَرْسَلُوا وَارِدَهُمْ فَأَدْلَىٰ دَلْوَهُ قَالَ يَا بُشْرَىٰ هَٰذَا غُلَامٌ
وَأَسَرُّوهُ بِضَاعَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ﴿١٩﴾ وَشَرَوْهُ
بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ﴿٢٠﴾ ع 2 14 12
وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ
عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ
فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَاللَّهُ غَالِبٌ
عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾ وَلَمَّا بَلَغَ
أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ﴿٢٢﴾

(15) بالآخر یعقوب علیہ السلام نے اسے ان کے ساتھ بھیج دیا۔ پھر جب وہ اسے دور لے گئے اور اسے غیر آباد کنویں کی تہ میں پھینکنے کی ٹھان لی، تو ہم نے اس وقت یوسف علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ وہ وقت آئے گا جب تو انھیں ان کے اس سارے کام کی خبر دے گا اور تیرے انھیں خبر دینے کے وقت ان کے خیال میں بھی تیرا تصور نہ ہوگا۔

(16) یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنا مکروفریب سچ ثابت کرنے کے لیے عشاء کے وقت روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے۔

(17) انھوں نے کہا: ابا جی! ہم تو آپس میں دوڑ اور تیراندازی کے مقابلے میں لگ گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے کپڑوں اور سامان کے پاس چھوڑا تاکہ وہ ان کی حفاظت کرے تو اسے بھیڑیا کھا گیا۔ آپ تو ہماری بات سچ نہیں مانیں گے، خواہ ہم نے آپ کو جو خبر دی ہے، اس میں ہم بالکل سچے ہی ہوں۔

(18) انھوں نے اپنی بات ثابت کرنے کے لیے یہ چال چلی کہ یوسف علیہ السلام کے کُرتے پر کسی اور چیز کا خون لگا لائے، یہ تأثر دینے کے لیے کہ اسے واقعی بھیڑیے نے کھایا ہے۔ یعقوب علیہ السلام نے ملاحظہ کیا کہ قمیص پھٹی ہوئی نہیں ہے، یوں انھوں نے ان کا جھوٹ فوراً بھانپ لیا۔ یعقوب علیہ السلام نے ان سے فرمایا: معاملہ اس طرح ہے نہیں جیسے تم نے بتایا ہے بلکہ یہ تمھاری خودساختہ کہانی ہے جسے تم نے بے ڈھب انداز میں گھڑا ہے۔ میں صبر جمیل ہی سے کام لوں گا، واویلا نہیں کروں گا۔ یوسف (علیہ السلام) کے بارے میں جو کچھ تم بیان کر رہے ہو، اس کے بارے میں اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے۔

(19) ایک گزرنے والا قافلہ آیا اور انھوں نے کسی کو اپنے لیے پانی لینے بھیجا تو اس نے اپنا ڈول کنویں میں ڈالا۔ یوسف علیہ السلام رسی کے ساتھ لٹک گئے۔ جب ڈول ڈالنے والے نے اسے دیکھا تو خوش ہو کر کہا: واہ! یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اس پانی لینے والے اور اس کے بعض ساتھیوں نے اسے مالِ تجارت سمجھتے ہوئے دیگر قافلے والوں سے چھپا لیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے باخبر تھا کہ وہ یوسف علیہ السلام کی کس طرح ناقدری کرتے ہوئے فروخت کرنے والے ہیں۔ اس سے ان کا کوئی عمل چھپا نہیں تھا۔

(20) کنویں پر آنے والے شخص اور اس کے ساتھیوں نے مصر جا کر یوسف علیہ السلام کو گنتی کے چند درہموں کے عوض نہایت سستے داموں بیچ ڈالا۔ انھیں اس میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی کیونکہ وہ جلدی اس سے جان چھڑانا چاہتے تھے۔ انھیں یوسف علیہ السلام کی حالت سے پتا چل گیا تھا کہ یہ کوئی غلام نہیں ہے۔ انھیں خدشہ تھا کہ اس کے گھر والے نہ آ جائیں۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی یوسف علیہ السلام پر رحمت تھی کہ اس نے اسے زیادہ دیر ان کے ساتھ نہیں رہنے دیا۔

(21) مصر میں جس آدمی نے اسے خریدا، اس نے اپنی بیوی سے کہا: اسے بہت عزت و احترام سے رکھنا۔ عین ممکن ہے کہ ہمارے ساتھ رہتے ہوئے یہ ہمیں فائدہ دے اور ہماری کوئی ضرورت پوری ہو جائے یا ہم اسے منہ بولا بیٹا بنا لیں۔ جس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو قتل سے بچایا، اسے کنویں سے نکالا اور عزیز مصر کے دل میں ان کے لیے شفقت پیدا کی، اسی طرح ہم نے مصر میں ان کے قدم بھی جما دیے تاکہ ہم انہیں خوابوں کی تعبیر کا علم بھی سکھائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ارادے پر غالب ہے اور اس کا حکم نافذ ہو کر رہتا ہے۔ اسے کوئی مجبور کرنے والا نہیں لیکن اکثر لوگ، یعنی کافر یہ بات نہیں جانتے۔

(22) جب یوسف علیہ السلام جسمانی طور پر پختگی کی عمر کو پہنچ گیا تو ہم نے اسے علم و فہم عطا کیا۔ جس طرح کا بدلہ ہم نے اسے دیا، اسی طرح کا بدلہ ہم اچھے انداز سے اللہ کی عبادت کرنے والوں کو دیتے ہیں۔

فوائد: ❀ حسد کے خطرات کا بیان جس نے یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کو ان کے خلاف چالبازی اور قتل کی سازش تک کرنے پر آمادہ کیا۔

❀ احکام میں قرائن اور اشارات سے دلیل پیش کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ یعقوب علیہ السلام نے قمیص کے صحیح سلامت ہونے سے اندازہ لگا لیا کہ ان کے بیٹے جھوٹ بول رہے ہیں۔

❀ یہ اللہ تعالیٰ کی یوسف علیہ السلام کے لیے ایک تدبیر اور ان پر اس کا لطف و کرم تھا کہ اس نے عزیز مصر کے دل میں ان کے لیے باپ جیسی شفقت ڈال دی جبکہ شیطان نے ان کے بھائیوں کو اخوت کے تقاضے بھی بھلا دیے تھے۔

وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ
وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ
اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَاۤ اَنْ
رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ
اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۲۴﴾ وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ
قَمِيْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّاَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ
مَنْ اَرَادَ بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ يُّسْجَنَ اَوْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۲۵﴾
قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِيْ عَنْ نَّفْسِيْ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ
اِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۲۶﴾
وَاِنْ كَانَ قَمِيْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ﴿۲۷﴾ فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ
كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ﴿۲۸﴾ يُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ٚ
وَاسْتَغْفِرِيْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِـِٕيْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ
نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ
نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۰﴾

3 ع 13

(23) عزیز مصر کی بیوی نے بڑی نرمی اور ہوشیاری سے یوسف علیہ السلام کو بے حیائی کے ارتکاب پر آمادہ کرنے کی کوشش کی اور خلوت اور تنہائی کا موقع پا کر بڑی چالاکی سے دروازے اچھی طرح بند کر دیے اور اس سے کہا: لو آجاؤ میرے پاس۔ یوسف علیہ السلام نے کہا: تو جس چیز کی مجھے دعوت دے رہی ہے، میں اس سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ بلاشبہ میرے صاحب نے بہت اچھے انداز سے مجھے اپنے ہاں رکھا ہے، لہٰذا میں ہرگز اس کی خیانت نہیں کروں گا۔ اگر میں نے اس کی خیانت کی تو ظالم ٹھہروں گا اور ظالم کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔

(24) یقیناً وہ عورت برائی کرنے پر پوری طرح آمادہ تھی اور یوسف علیہ السلام کو بھی اس کا خطرہ تھا۔ اگر اس نے اللہ کی نشانی نہ دیکھی ہوتی جس نے اسے روک کر اس سے دور رکھا تو وہ بھی اس کا ارادہ کر لیتا۔ ہم نے اسے یہ برہان اور نشانی اس سے برائی دور کرنے اور اسے بدکاری اور خیانت سے محفوظ رکھنے کے لیے دکھائی۔ بلاشبہ یوسف علیہ السلام ہمارے نبوت و رسالت کے لیے چنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔

(25) اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے۔ یوسف علیہ السلام اپنے آپ کو بچانے کے لیے اور وہ عورت اسے باہر نکلنے سے روکنے کے لیے۔ اس عورت نے اسے باہر نکلنے سے روکنے کے لیے اس کی قمیص پکڑی تو وہ پیچھے سے پھٹ گئی اور دروازے کے پاس دونوں کو عورت کا شوہر مل گیا۔ عزیز مصر کی بیوی نے چال بازی سے عزیز سے کہا: اے عزیز! جو شخص آپ کی بیوی سے بدکاری کا ارادہ کرے، اس کی سزا بس یہی ہے کہ اسے قید کر دیا جائے یا دردناک سزا دی جائے۔

(26) یوسف علیہ السلام نے کہا: اس عورت ہی نے مجھ سے اس بے حیائی کا تقاضا کیا ہے۔ میں نے اس کے ساتھ ایسا کچھ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں کیا۔ عورت کے خاندان میں سے ایک گواہی دینے والے نے گواہی دیتے ہوئے کہا: اگر یوسف کی قمیص آگے سے پھٹی ہوئی ہے تو یہ اس عورت کی سچائی کا ثبوت ہے کہ وہ اسے اپنے وجود سے پیچھے ہٹا رہی تھی اور وہ غلط بیانی کر رہا ہے۔

(27) اور اگر یوسف کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو پھر یہ اس کے سچا ہونے کا ثبوت ہے کہ وہ عورت اسے پھسلا رہی تھی اور وہ اس سے بھاگ رہا تھا، پھر یہ عورت جھوٹی ہے۔

(28) پھر جب عزیز نے یہ مشاہدہ کیا کہ یوسف علیہ السلام کی قمیص پیچھے سے پھٹی ہے تو اسے یوسف علیہ السلام کی سچائی کا یقین ہوگیا اور اس نے کہا: یہ تہمت جو تو نے یوسف پر لگائی ہے، اے عورتو! یہ بھی تمھارے مکر و فریب کا حصہ ہے۔ بلاشبہ تمھاری چال بازی بہت مضبوط ہے۔

(29) اس نے یوسف علیہ السلام سے کہا: اے یوسف! اس بات کو جانے دے اور کسی سے اس کا تذکرہ نہ کرنا، اور تو اے خاتون! اپنے گناہ کی معافی مانگ کیونکہ تو یوسف کو برائی پر آمادہ کرنے کی کوشش کر کے گناہ گاروں میں شامل ہوگئی ہے۔

(30) اس عورت کی یہ بات شہر میں پھیل گئی اور کچھ عورتوں نے اس خبر کی صداقت پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا: عزیز کی بیوی اپنے غلام کو برائی کی دعوت دیتی ہے اور اس کے دل میں اس غلام کی محبت بیٹھ گئی ہے؟ ہم تو اسے اپنے غلام کو پھسلانے اور اس سے محبت کرنے کی وجہ سے کھلی گمراہی میں دیکھتی ہیں۔

فوائد: ❀ اپنے محسن کے اہل و عیال اور مال کے معاملے میں خیانت کرنا نہایت بری حرکت ہے۔ یوسف علیہ السلام کے برائی سے انکار کرنے کا ایک سبب یہ بھی تھا جس کا انھوں نے ذکر کیا۔

❀ انبیاء علیہم السلام کی پاک دامنی اور اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ انھیں برائی اور بے حیائی سے محفوظ رکھتا ہے۔

❀ بے حیائی کو روکنا اور اس سے دور بھاگنا اور چھٹکارا حاصل کرنا فرض ہے۔

❀ احکام میں قرائن اور اشاروں کی بنیاد پر فیصلہ کرنا درست ہے۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً
وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا
رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا
اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ وَ
لَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَاۤ اٰمُرُهٗ
لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ
اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ اَصْبُ
اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾ فَاسْتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنْهُ
كَيْدَهُنَّ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا
الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۳۵﴾ وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ قَالَ ع 4 6 14
اَحَدُهُمَاۤ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ اَحْمِلُ فَوْقَ
رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ
الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا
بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ اِنِّيْ تَرَكْتُ
مِلَّةَ قَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾

(31) پھر جب عزیز مصر کی بیوی نے ان عورتوں کی اپنے اوپر تنقید اور اپنی غیبت کرنے کے بارے میں سنا تو انھیں بلا بھیجا تا کہ وہ یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر اسے بے قصور سمجھیں۔ اس نے ان کے لیے نشست گاہیں بنائیں جن پر تکیے لگے ہوئے تھے اور دعوت میں بلائی گئی ہر عورت کو کھانے کی اشیاء کاٹنے کے لیے ایک ایک چھری دی اور یوسف علیہ السلام سے کہا: ان کے سامنے چلے آؤ۔ جب انھوں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا تو ان کی عظمت ان پر آشکار ہوئی۔ وہ ان کے حسن و جمال پر حیرت زدہ رہ گئیں اور ان کے جلوے کی تاب نہ لا کر بے خودی میں ان چھریوں سے اپنے ہاتھ کاٹ بیٹھیں جو انھیں کھانے کی اشیاء کاٹنے کے لیے دی گئی تھیں اور کہہ اٹھیں: اللہ پاک ہے۔ یہ نوجوان انسان تو نہیں۔ انسان اتنے حسن و جمال والے کہاں ہوتے ہیں! یہ تو معزز فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ ہے۔

(32) عزیز مصر کی بیوی نے عورتوں کی حالت دیکھ کر ان سے کہا: یہ ہے وہ نوجوان جس کی محبت کے حوالے سے تم نے مجھے ملامت کی اور طعنے دیے۔ ہاں! میں نے یقیناً اسے بہکانے کی پوری کوشش کی ہے اور ہر حربہ آزمایا ہے لیکن یہ بچا رہا اور اگر اس نے مستقبل میں بھی وہ نہ کیا جو میں اس سے چاہتی ہوں تو یہ ضرور جیل جائے گا اور بلا شبہ بہت ہی بے عزت ہوگا۔

(33) یوسف علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! جس قید خانے کی یہ مجھے دھمکی دے رہی ہے، وہ مجھے بے حیائی کے اس فعل سے زیادہ پسند ہے جس کی یہ مجھے دعوت دے رہی ہیں۔ اگر تو نے ان عورتوں کا مکر و فریب مجھ سے دور نہ کیا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور اگر میں ان کی طرف مائل ہو گیا اور جو یہ مجھ سے چاہتی ہیں، اس میں میں نے ان کی بات مان لی تو میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں گا۔

(34) چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول کر لی اور عزیز کی بیوی اور شہر کی دیگر عورتوں کے مکر و فریب سے اسے بچا لیا۔ یقیناً وہ یوسف علیہ السلام کی دعا اور ہر دعا کرنے والے کی پکار خوب سننے والا اور اس کا اور دیگر تمام لوگوں کا حال خوب جاننے والا ہے۔

(35) پھر عزیز مصر اور اس کی قوم نے جب دیکھا کہ تمام دلائل و قرائن سے یوسف بے قصور معلوم ہو رہا ہے تو انھوں نے مزید ذلت اور رسوائی سے بچنے کے لیے فیصلہ کیا کہ مصلحتاً یوسف علیہ السلام کو غیر معینہ مدت کے لیے جیل میں ڈال دیں۔

(36) چنانچہ انھوں نے اسے جیل میں ڈال دیا اور اس کے ساتھ ہی دو اور نوجوان بھی جیل خانے میں داخل ہوئے۔ ان دونوں میں سے ایک نوجوان نے یوسف علیہ السلام سے کہا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ شراب بنانے کے لیے انگور نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرے نے کہا: میں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا ہے کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔ اے یوسف! ہمیں ہمارے خوابوں کی تعبیر بتاؤ۔ ہمیں تو تو خوبیوں والا شخص دکھائی دیتا ہے۔

(37) یوسف علیہ السلام نے کہا: تمھیں بادشاہ وغیرہ کی طرف سے جو کھانا دیا جاتا ہے، اس کے تمھارے پاس پہنچنے سے پہلے ہی میں تمھیں اس خواب کی تعبیر بتا دوں گا۔ خوابوں کی تعبیر کا یہ علم مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ یہ کوئی کاہنوں کی باتیں یا علم نجوم کا کرشمہ نہیں ہے۔ میں نے ان لوگوں کا مذہب چھوڑ دیا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور آخرت کے بھی منکر ہیں۔

فوائد: ❀ یوسف علیہ السلام کے حسن و جمال اور خوبصورتی کا بیان جس کی وجہ سے عورتیں فتنے میں پڑ گئیں۔

❀ یوسف علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی معصیت و نافرمانی کے مقابلے میں جیل جانے کو ترجیح دی۔

❀ یوسف علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ کی یہ تدبیر تھی اور اس کا ان پر خصوصی کرم تھا کہ اس نے انھیں خوابوں کی تعبیر سکھائی اور اسے ان کے لیے جیل سے نکلنے کا ذریعہ بنایا۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ مَا كَانَ
لَنَآ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا
وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝٣٨ يٰصَاحِبَيِ
السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۝٣٩
مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ
اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ
اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٠ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا
فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ
مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ۝٤١ وَقَالَ
لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰهُ
5 ع 15 الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝٤٢ ع
وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْٓ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰٓاَيُّهَا
الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ۝٤٣

(38) اور میں اپنے باپ دادوں، یعنی ابراہیم واسحاق اور یعقوب علیہم السلام کے دین پر قائم ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کا دین ہے۔ ہمارے لیے یہ صحیح نہیں کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی اور کو شریک کریں۔ وہ اپنی وحدانیت میں یکتا ہے۔ یہ توحید اور ایمان جس پر میں ہوں اور میرے آباء واجداد تھے، یہ ہمیں اللہ کے خاص فضل سے ملا ہے کہ اس نے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائی اور تمام لوگوں پر بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا جب ان کی طرف انبیاء بھیجے، لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکر نہیں کرتے بلکہ اس کی ناشکری کرتے ہیں۔

(39) پھر یوسف علیہ السلام نے ان دونوں قیدی جوانوں کو مخاطب کر کے کہا: کیا بہت سے معبودوں کی عبادت بہتر ہے یا اکیلے اللہ کی عبادت جس کا کوئی شریک نہیں اور جو سب پر غالب ہے اور کوئی اس پر غالب نہیں۔

(40) جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، وہ سب محض نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے خود ہی معبودوں کے لیے گھڑ لیے ہیں۔ ان کے حقیقی وجود کا کوئی تصور ہے نہ الوہیت میں ان کا کوئی حصہ ہے۔ جو نام تم نے ان کے رکھے ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی صحت کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ تمام مخلوقات پر اکیلے اللہ ہی کا حکم چلتا ہے نہ کہ ان ناموں کا جنھیں تم نے اور تمھارے باپ دادوں نے گھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو اور اس نے اپنے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانے سے منع کیا ہے۔ یہ توحید ہی وہ سیدھا دین ہے جس میں کوئی کجی اور ٹیڑھا پن نہیں ہے، لیکن اکثر لوگ اسے نہیں جانتے، اس لیے اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں اور اس کی بعض مخلوقات کی عبادت کرتے ہیں۔

(41) اے میرے قید خانے کے ساتھیو! تم میں سے جس نے خواب میں دیکھا ہے کہ وہ شراب بنانے کے لیے انگور نچوڑ رہا ہے تو وہ قید سے رہائی پائے گا اور اپنے کام پر واپس چلا جائے گا اور بادشاہ کو شراب پلائے گا۔ اور جس نے دیکھا ہے کہ اس کے سر پر روٹیاں ہیں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں تو وہ سولی پر چڑھا کر قتل کر دیا جائے گا اور پرندے اس کے سر کا گوشت نوچ نوچ کر کھائیں گے۔ تم نے جس معاملے کے بارے میں فتویٰ طلب کیا تھا، اس کا فیصلہ کر دیا گیا ہے، اس لیے وہ ہر صورت ہو کر رہے گا۔

(42) دونوں قیدیوں میں سے جس کی نسبت یوسف علیہ السلام نے خیال کیا کہ وہ نجات پا جائے گا اور وہ بادشاہ کو شراب پلانے والا تھا، اس سے انھوں نے کہا: اپنے بادشاہ سے میرا قصہ اور معاملہ بھی ذکر کرنا تاکہ وہ مجھے اس قید خانے سے رہا کر دے۔ پھر شیطان نے اس ساقی کو بادشاہ کے سامنے یوسف علیہ السلام کا ذکر کرنا بھلا دیا تو وہ اس کے بعد کئی سالوں تک قید خانے میں رہے۔

(43) بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات موٹی تازی گائیں ہیں جنھیں سات دبلی پتلی کمزور گائیں کھا رہی ہیں اور میں نے سات سرسبز اور سات خشک بالیاں دیکھی ہیں۔ اے درباریو! مجھے میرے اس خواب کی تعبیر بتاؤ اگر تم خوابوں کی تعبیر کا علم رکھتے ہو۔

فوائد: ❀ ملت ابراہیمی کی پیروی اور شرک اور اہل شرک سے براءت واجب ہے۔

❀ ارشاد باری تعالیٰ ﴿ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مصری بھی کسی آسمانی دین کے پیروکار تھے لیکن شرک میں مبتلا ہو چکے تھے۔

❀ تمام معبود جن کی اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کی جاتی ہے، وہ صرف نام ہیں جن کی کوئی حقیقت ہے نہ الوہیت میں ان کا کوئی حصہ ہے۔

❀ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کا موقع ملے تو اسے غنیمت سمجھنا چاہیے جیسے یوسف علیہ السلام نے جیل میں موقع پا کر اسے غنیمت جانا۔

قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِيْنَ ۝۴۴
وَقَالَ الَّذِيْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِيْلِهٖ
فَاَرْسِلُوْنِ ۝۴۵ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ
سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ
يٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّيْٓ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۴۶ قَالَ تَزْرَعُوْنَ
سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا
مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ۝۴۷ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا
قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ۝۴۸ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ۝۴۹ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ
بِهٖ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ
النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ۭ اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ۝۵۰
قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ قُلْنَ حَاشَ
لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْۗءٍ ۭ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ
الْحَقُّ ۡ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝۵۱ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ
اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَاۗىِٕنِيْنَ ۝۵۲

ع 6/7/16

(44) انھوں نے کہا: آپ کا خواب منتشر خیالات کا ملغوبہ لگتا ہے اور جو خواب اس طرح کا ہو، اس کی تعبیر نہیں ہوتی اور ہم ایسے منتشر خیالات پر مشتمل خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے۔

(45) یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید دو نوجوانوں میں سے ایک جو رہائی پا گیا تھا اور بادشاہ کو شراب پلانے پر مامور تھا، اسے ایک مدت کے بعد یوسف علیہ السلام یاد آئے کہ ان کے پاس خوابوں کی تعبیر کا علم ہے۔ اس نے کہا: بادشاہ نے جو خواب دیکھا ہے، میں تمھیں اس کی تعبیر ایک تعبیر جاننے والے عالم سے پوچھ کر بتاؤں گا۔ اے بادشاہ! مجھے یوسف علیہ السلام کی طرف بھیج دو تاکہ وہ تیرے خواب کی تعبیر کرے۔

(46) جیل سے نجات پانے والا وہ شخص جب یوسف علیہ السلام کے پاس پہنچا تو اس نے کہا: اے یوسف! اے بہت بڑے سچے! ہمیں اس خواب کی تعبیر بتا کہ کوئی شخص اگر خواب میں سات موٹی تازی گائیں دیکھے جنھیں سات دُبلی پتلی اور کمزور گائیں کھا رہی ہیں اور سات سرسبز بالیاں اور سات خشک بالیاں دیکھے، تاکہ میں بادشاہ اور اس کے پاس موجود لوگوں کو جا کر بتاؤں اور وہ بادشاہ کے اس خواب کی تعبیر جان لیں اور تیری فضیلت اور مقام و مرتبہ بھی جان لیں۔

(47) یوسف علیہ السلام نے اس خواب کی تعبیر کرتے ہوئے کہا: تم سات سال پے در پے لگاتار پوری محنت سے فصل کاشت کرو گے، چنانچہ ان سات برسوں میں ہر سال جو فصل تم کاٹو، اسے بالیوں ہی میں رہنے دینا تاکہ اسے کیڑا نہ لگے سوائے اتنے دانوں کے جن کی تمھیں کھانے کے لیے ضرورت ہو۔

(48) پھر ان سرسبز و شادابی والے سات برسوں کے بعد جن میں تم خوب کاشت کرو گے، سات سال نہایت سخت قحط کے آئیں گے جن میں لوگ وہ سارا غلہ کھا جائیں گے جو خوش حالی کے سات برسوں میں ذخیرہ کیا گیا ہوگا سوائے اس تھوڑے بہت کے جو تم نے بیج وغیرہ کے لیے بچا کر رکھا ہوگا۔

(49) پھر ان خشک برسوں کے بعد ایک برس آئے گا جس میں خوب بارشیں ہوں گی اور کھیتیاں خوب اگیں گی اور لوگ اس میں نچوڑنے والی چیزوں سے خوب رس نچوڑیں گے، جیسے انگور، زیتون اور گنا۔

(50) بادشاہ نے جب یوسف علیہ السلام کی بیان کی ہوئی اپنے خواب کی تفصیل سنی تو اپنے وزیروں سے کہا: انھیں قید خانے سے نکالو اور میرے پاس لے آؤ۔ پھر جب بادشاہ کا قاصد سیدنا یوسف علیہ السلام کے پاس آیا تو انھوں نے اس سے کہا: اپنے بادشاہ سلامت سے جا کر کہو کہ جن عورتوں نے اپنے ہاتھ زخمی کیے تھے، ان کا کیا ماجرا ہے؟ تاکہ قید خانے سے نکلنے سے پہلے ان کی براءت ظاہر ہو جائے۔ انھوں نے میرے ساتھ جو چال بازی کی ہے، میرا رب اسے خوب جانتا ہے۔ اس سے اس معاملے میں سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

(51) بادشاہ نے عورتوں سے مخاطب ہو کر کہا: تمھارے معاملے کی حقیقت کیا ہے جب تم نے یوسف کو حیلے سے بلایا تاکہ وہ تمھارے ساتھ بے حیائی والا معاملہ کرے؟ عورتوں نے بادشاہ کو جواب دیتے ہوئے کہا: یوسف کے متہم ہونے سے اللہ کی پناہ، اللہ کی قسم! ہمیں اس میں کوئی برائی معلوم نہیں۔ اس وقت عزیز مصر کی بیوی نے اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے کہا: اب حق واضح ہو گیا ہے۔ میں نے اسے بہکانے کی کوشش کی، اس نے مجھے نہیں بہکایا تھا۔ وہ یقیناً اپنے دعوے میں سچا اور اس الزام سے بری ہے جو میں نے اس پر لگایا تھا۔

(52) عزیز مصر کی بیوی نے کہا: (یہ بات میں اس لیے کہہ رہی ہوں) تاکہ میرے اعتراف پر یوسف جان لے کہ میں نے ہی اسے بہکایا اور وہ اپنے قول میں سچا ہے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے اس پر بہتان نہیں لگایا۔ یقیناً جو کچھ ہوا، اس سے مجھ پر واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے اور مکر و فریب کرنے والوں کو کامیاب ہونے کی توفیق نہیں دیتا۔

فوائد: ❀ یہ یوسف علیہ السلام کے کمال مؤدب ہونے کی دلیل ہے کہ انھوں نے عورتوں کے معاملے کی طرف اشارہ کیا، عزیز کی بیوی کا خصوصی ذکر نہیں کیا۔

❀ ان آیات سے ثابت ہوا کہ سیدنا یوسف علیہ السلام خوابوں کی تعبیر کا کمال علم رکھتے تھے۔

❀ جھوٹے الزام سے خود کو بری کرانے کے لیے تحقیق کا مطالبہ کرنا جائز امر ہے تاکہ حقائق سامنے آ جائیں۔

❀ حق سچ بات کہنے کی فضیلت، خواہ وہ بندے کے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔